﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآء﴾☆(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۱۸؍اگست ۲۰۰۰ء شمارہ ۳۳

۱۸؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۸؍ظہور ۱۳۷۹ ہجری شمسی

اعمال صالحہ کے لئے دعا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ دعا کرتے تھے:

”اے اللہ حسین اعمال اور بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی کر۔ تیرے سوا کوئی نہیں جو نیک کاموں کی طرف ہدایت دے اور مجھے برے اعمال اور بد اخلاقی سے بچا کیونکہ تیرے سوا کوئی ان سے بچانے والا نہیں۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیر و القراءۃ)

یاد رکھیں یہ وہی دور ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دئے گئے تھے بڑی شان سے پورے ہونگے

یہ نظارے بکثرت دنیا نے دیکھے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد الہامات کے ذریعہ اور وحی و کشوف کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اب بھی ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی

اللہ تعالیٰ کی فوج آسمانی فوج ہے۔ وہ فرشتوں کو دلوں پر اتارے گا اور حیرت انگیز انقلاب برپا کرے گا

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد ۳۵ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں عزیزم عبدالمنعم ناصر آف ناروے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ افتتاحی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الصف کی آیت نمبر ۹ اور ۱۰ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔

پھر فرمایا:

گزشتہ سالوں سے میرا یہ طریق رہا ہے کہ ۱۰۰ سال پہلے کے اس سال سے تعلق رکھنے والے جو الہامات ہوتے ہیں میں اپنی افتتاحی تقریر میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ اللہ کے فضل سے ۱۰۰ سال بعد عین اس سال بھی ان کے کرشمے پھر نظر آتے ہیں اور وہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ پورے ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

آج سے سو سال پہلے یعنی انیس سو کے الہامات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہندوؤں کے کرشن اور آریوں کے بادشاہ کے طور پر ملتا

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے

اے شدید البطش! تو اپنی قوت و قدرت کو ظاہر فرما۔ آسمان سے اپنے نور کے نشان دکھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا تذکرہ

اللہ نے اس جلسہ پر بہت کامیابی عطا کی ہے اور ابھی اگلے جلسہ کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔

چار کروڑ سے زائد محض خدا کے فضل سے عطا ہوئے ہیں۔ آئندہ آٹھ کروڑ سے زائد کی امید رکھتے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۴؍اگست ۲۰۰۰ء)

لندن (۴؍اگست ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۷ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا جو مضمون گزشتہ خطبات سے جاری ہے اس کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے حضور علیہ السلام کی بعض ادعیہ مبارکہ کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور عربی منظوم کلام سے بعض دعائیہ اشعار کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ ان میں بڑے ہی درد اور الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش دلا کر اپنی قوت و قدرت کو ظاہر کرنے کی التجا کی گئی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ وہ آگ جو اللہ نے میرے دل میں روشن کی ہے اور جس نے غیر اللہ کی محبت کو جلا ڈالا ہے اس آگ سے میرے چہرہ کو منور کر دے اور میری اس تاریک و تار رات کو روز روشن سے بدل دے۔ اس اندھی دنیا کی آنکھوں کو روشن کر دے۔ اے شدید البطش! تو اپنی قوت و قدرت کو ظاہر فرما۔ آسمان سے اپنے نور کے نشان دکھا۔

اسی طرح عربی کلام میں آپ نے فرمایا ہے کہ اے میرے رب میری قوم جہالت کے اندھیرے میں چل رہی ہے سو تو رحم کر اور انہیں روشنی کے گھر میں اتار۔

حضور ایدہ اللہ نے شدید منکرین اور دشمنان دین حق کی تباہی کے لئے مانگی جانے والی حضور علیہ السلام کی ایک دعا بھی پڑھ کر سنائی اور اسی طرح آپ کی متفرق دعاؤں کا ذکر فرمایا۔ حضور علیہ السلام کی ان دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کے حصول اور نور محمدیؐ کے اس زمانہ کے اندھوں پر ظاہر ہونے کی التجائیں ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ وقت دکھائے کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر اس کی پرستش اخلاص سے کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے نماز میں حضور اور توجہ کے حصول کے لئے حضور علیہ السلام کی ایک دعا کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی لوگ حضورِ نماز عطا

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

آج سے سو سال پہلے یعنی انیس سو کے الہامات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہندوؤں کے کرشن اور آریوں کے بادشاہ کے طور پر ملتا ہے۔ چنانچہ اس سال ہندوستان میں احمدیت کو جو غیر معمولی پذیرائی اور قبولیت نصیب ہوئی ہے، وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے انہی الہامات کا ایک کرشمہ ہے جو ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے ان الہامات کو پورا کرتے ہوئے غیر معمولی برکت عطا فرمائی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ آخر پر ہوگا۔ ناقابل یقین کامیابیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے وہاں عطا فرمائی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تتمہ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں:

"جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا اِن دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن مَیں ہی ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ"۔

(تتمہ حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

۱۹۰۰ء کے الہامات میں سے ایک الہام یہ ہے:

"ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر مَیں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ کرشن جی کہاں ہیں۔ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا:۔ "ہے کرشن جی رُودّر گوپال"۔ (البدر جلد نمبر ۲ نمبر ۲۱، ۲۲۔ ۲۹/ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

پھر "خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے، وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا۔ اور ہندوؤں میں اَوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اَوتار آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا۔ اور اس کا بروز ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مَیں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں۔ ایک رودّر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا۔ یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں۔ اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۱۳۰۔ حاشیہ)

۲/ مارچ ۱۹۰۰ء کو الہام ہوا: "اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ..... ایسا ہی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا بھی الہام ہوا۔" (الحکم جلد ۴، نمبر ۲۹۔ بتاریخ ۱۶/ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

یعنی بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

"خدا نے مجھے کہا کہ اُٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی ردّ کر دو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا۔ اُس کے یہ الفاظ ہیں۔

قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ.

قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا. اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ (از اشتہار معیار الاخیار ۳۔ بتاریخ ۲۵/ مئی ۱۹۰۰ء)

یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدا نے الہام کیا تھا اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق میں ڈوبے ہوئے انسان کو بھی جزوی طور پر یہی درجہ عطا کیا گیا۔ یعنی غلامون کے غلام اور کامل طور پر حضرت محمد رسول اللہ کے عشق میں ڈوبا ہوا۔ اور جس طرح آپؐ تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجے گئے تھے۔ آج دنیا گواہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کی طرف بھیجا ہے۔

"ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کو گواہی ہے۔ پس تم قبول کرو گے یا نہیں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"آج ۲ جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا، دکھلایا گیا۔ اس کی آخری سطر میں لکھا تھا:۔ اِقبال

مَیں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی انجام باقبال ہے۔

پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا:

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے　　کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اس کے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے۔ جن سے کافر کہنے والے، جو مجھے کافر کہتے تھے، الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہیں رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔

(اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۲۶)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

اس کے بعد ۳ جون ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا:۔

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی کہ ان کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی۔" (از اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، صفحہ ۲۷)

پھر لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ دردِ سر کی شکایت تھی اور اس دوران تکلیف کے وقت بار بار یہ الہام ہوا۔ "اِنِّیْ مَعَ الْاُمَرَاءِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔"

(از مکتوب مولانا عبدالکریم صاحبؓ مورخہ ۸/ ستمبر ۱۹۰۰ء۔ مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مَیں صاحبِ امر لوگوں کے ساتھ تیری طرف اچانک آؤں گا۔ یہاں امراء سے مراد امیر لوگ نہیں ہیں بلکہ صاحبِ اَمر لوگ ہیں

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔ کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے۔ جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔ تب میں دُعا میں مصروف ہوا۔ تو یہ الہام ہوا۔ "وَالْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ"۔ یعنی قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے۔ چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لے کر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے۔"

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۵)

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام کہ:

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ وروشن شد نشانہائے من۔ بڑا مبارک وہ دن ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔"

(اربعین نمبر تین، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸)

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام ہے:

"ایک عزّت کا خطاب۔ ایک عزّت کا خطاب۔ لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا...... خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے۔ اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ آسمان سے کئی تخت اُترے۔ مگر سب سے اُونچا تیرا تخت بچھایا گیا"۔ حضور نے فرمایا یہ ایک بائبل کی پیشگوئی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حق میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے کہ جتنے نبیوں کا نام قرآن کریم میں آتا ہے اتنے ہی نبیوں کے متعلق کہ ۲۴ تخت تھے یا ۲۵ تھے۔ غالباً وہ اتارے گئے ہیں۔ سب سے اوپر پھر ایک اور تخت اترا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تخت ہے۔ تو اس زمانے کی یہ پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں بھی بروزی طور پر پوری ہو رہی ہیں۔ "آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا"۔ دشمنوں سے مُلاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔

خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اِس جگہ اُس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ۔ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

(اربعین نمبر تین۔ روحانی خزائن صفحہ ۳۷، ۳۸)

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام ہے:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی۔"

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸)

پھر ہے: "ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذّاب ہے۔ اور انہوں نے اُس پر گواہیاں دیں۔ اور سیلاب کی طرح اُس پر گرے۔ اُس نے کہا۔ کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ تجھے میری مدد آئے گی۔ مَیں رحمان ہوں۔ تو قابلیّت رکھتا ہے۔ اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ مَیں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ مَیں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے"۔ (اربعین۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۸۲)

پھر ہے: "کیا یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور خدا قابلِ تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزّت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا۔ اور کہہ کہ مَیں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے طیار کر رکھے ہیں اے

ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے۔ مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا۔ یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ مَیں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا۔ مَیں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنیوالا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس کو ردّ کر سکے۔

یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے۔ تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوتِ دین کرے۔ عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دیگا اور تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اس روز وہ لوگ سجدے میں گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا معاف کرے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

مکذّبین کے لئے مجھ کو چھوڑ دے۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ اور تُو سیدھی راہ پر ہے۔ اور جو کچھ ہم ان کے لئے وعدے کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے کچھ تیری زندگی میں تجھے دکھلا دیں۔ اور یا تجھ کو وفات دے دیں۔ اور بعد میں وہ وعدے پورے کریں۔ اور مَیں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ یعنی تیرا رفع الی اللہ دنیا پر ثابت کردُوں گا۔ اور میری مدد تجھے پہنچے گی۔ مَیں ہوں وہ خدا جس کے نشان دلوں پر تسلّط کرتے ہیں اور ان کو قبضہ میں لے آتے ہیں۔

(اربعینؔ نمبر تین، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۲ تا ۳۷)

پھر الہام ہوا: ”ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کر وہ تو ایک غرق شدہ قوم ہے۔ اور تجھے ان لوگوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ اور تیری طرف دیکھتے ہیں اور تُو اُنھیں نظر نہیں آتا۔ اور یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دے گا......... وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتویٰ سے سب کو افروختہ کر سکتا ہے سو تو سب سے پہلے اس کفرنامہ پر مُہر لگا۔ تا سب علماء بھڑک اُٹھیں اور تیری مُہر کو دیکھ کر وہ بھی مُہریں لگا دیں اور تا کہ مَیں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ مَیں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں (تب اُس نے مُہر لگا دی) ابولہب ہلاک ہو گیا۔ اور اُس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیرنامہ کو پکڑا اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مُہر لگائی یا تکفیرنامہ لکھا) اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا۔ مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ ہامان تکفیرنامہ پر مُہر لگا دے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر۔ جیسا کہ اُولوالعزم نبیوں نے صبر کیا......... یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہوگا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گی اور خدا میں تیرا اجر ہے۔ خدا تجھ سے راضی ہوگا۔ اور تیرے نام کو پورا کریگا بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو۔ مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے“۔

(اربعین نمبر تین، از صفحہ ۲۴ تا ۲۹۔ وضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴ تا ۱۹)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار پوری ہو چکی ہے۔ سب سے پہلے تو بھٹو کے زمانہ میں جب اس نے اس وقت کے ہامان یعنی سعودی عرب کے بادشاہ سے درخواست کی تھی کہ تم دستخط کرو تو اس سے ساری قوم تیرے پیچھے لگ جائے گی اور بھڑک اٹھے گی اور سب علماء آپ کے دستخط کرنے کے بعد اس فتوے پر دستخط کر دیں گے۔

یہ واقعہ ہوا لیکن اللہ نے اس ہامان کو بھی ہلا کر دیا اور ایسے معجزانہ طور پر ہلاک کیا کہ کوئی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے اپنے بھتیجے نے اس کو تلوار سے قتل کر دیا اور پھر بھٹو کا جو انجام ہوا وہ آپ سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ضیاء الحق کی باری آئی اس کے ساتھ خدا نے کیا سلوک کیا یہ بھی آپ سب لوگ جانتے ہیں۔ پس یہ پیشگوئی ہے جو بار بار انشاء اللہ پوری ہوتی رہے گی۔ ہمارے زمانہ میں بھی، انشاء اللہ۔ اللہ جانتا ہے کہ کس رنگ میں پوری فرمائے مگر انشاء اللہ ہم ضرور اسے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھیں گے۔

پھر الہام ہوا ہے:

”اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ. وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ. سُبْحَانَ اللّٰہِ اَنْتَ وَ قَارُہٗ. فَکَیْفَ یَتْرُکُکَ. اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ فَاخْتَرْنِیْ. قُلْ رَبِّ اِنِّیْ اخْتَرْتُکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ.

مَیں اُس کو ذلیل کرونگا جو تیری ذلت چاہتا ہے اور مَیں اُس کو مدد دونگا۔ جو تیری مدد کرتا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے اور تو اس کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے کیونکر چھوڑ دے۔ مَیں ہی خدا ہوں۔ تو سراسر میرے لئے ہو جا۔ تو کہہ اے میرے ربّ! مَیں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا“۔ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴)

پھر یہ الہام ہے:

ہم نے احمد کو یعنی اس عاجز کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اُس سے رُوگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذاب ہے۔ دُنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے۔ یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دُنیا کمانا چاہتا ہے۔

اور اُنہوں نے عدالتوں میں اُس پر گواہیاں دیں تا اُس کو گرفتار کرا دیں۔ اور وہ ایک تُند سیلاب کی طرح جو اُوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اُس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔“ (حقیقۃالوحی۔ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مخالفوں کی آنکھ سے پوشیدہ کا ذکر پہلے بھی گزر چکا ہے۔ اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر میں اس کی تشریح ہے ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں — نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

تو یار نہاں میں پوری طرح ڈوب گئے اور خدا کی امان میں آ گئے۔ یہ مراد ہے اس سے۔

”لوگ تجھے اپنی شرارتوں سے ڈرائیں گے۔ پر خدا تجھے دشمنوں کی شرارت سے آپ بچائے گا۔ گو لوگ نہ بچاویں۔ اور تیرا خدا قادر ہے۔ وہ عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ یعنی جو گالیاں نکالتے ہیں ان کے مقابل پر خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں اور جو ٹھٹھا کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم اکیلے کافی ہیں۔

...... خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے یعنی مقرر کر رکھا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے۔ یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آ پڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں۔ وہ مغلوب نہیں ہوں گے۔ اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے، مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ خدا وہی خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو بدل دے“۔

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۲ تا ۷۴)

”اُن کو کہہ دے میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ سب باتیں کہتا ہوں۔ اور مَیں اس زمانہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔ ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ اور یہ لوگ مکر کریں گے۔ اور خدا بھی مکر کرے گا۔ اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کرے گا۔ کہ وہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور تو آج ہماری نظر میں صاحبِ مرتبہ ہے اور ان میں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے۔ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔......(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۰۔۷۱)

پھر ہے: ”اے میرے احمد تجھے بشارت ہو۔ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے تیرا درخت لگایا۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ اور تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے چُنا۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وقت آ گیا ہے کہ تو مدد دیا جائے۔ اور لوگوں میں تیرے نام کی شہرت دی جائے۔ اے احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنی حقائق اور معارف جاری ہیں۔ اے احمد تو برکت دیا گیا اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا“۔ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۰)

پھر ہے: ”اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا۔ اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ اور اگر لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ تو اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ پاک ہے اللہ۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو وہ مسیح ہے۔ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالےٰ کافروں کے لئے مومنوں پر الزام لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھے گا۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں۔ اس کی تمام طرفوں سے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا۔ کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ پس تم ایک وقت تک نشانات کی انتظار کرو۔ تو برگزیدہ مسیح ہے اور مَیں تیرے ساتھ اور تیرے انصار کے ساتھ ہوں۔ اور تُو میرا اسم اعلیٰ ہے۔ تو مجھے ایسا ہے۔ جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تو میرے تمام محبوبوں کا قائم مقام ہے۔ پس صبر کر یہاں تک کہ ہمارا حکم آوے۔ اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو ڈرا۔ اور اپنی قوم کو ڈرا۔ اور کہہ مَیں کھلا کھلا نذیر ہوں۔ یہ ایک بد خلق قوم ہے۔ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خُدا اُن کے لئے تجھے کفایت کرے گا۔ اور اس کو تیری طرف واپس لائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ اور اللہ کا وعدہ حق ہے۔ اور تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کہہ مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے۔ اور تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۰۔۴۱)

پھر الہام ہے: ”خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ وہ لوگ تیری مدد کریں گے۔ جن کے دلوں میں مَیں الہام ڈالوں گا“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اور یہ نظارے بکثرت دنیا نے دیکھے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد الہامات کے ذریعہ اور وحی و کشوف کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اب بھی ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔

فرمایا: ”مَیں غم سے تجھے نجات دوں گا۔ مَیں خدا قادر ہوں۔ ہم تجھے ایک کُھلی فتح دینگے۔ جو ولی کو فتح دی جاتی ہے۔ وہ بڑی فتح ہوتی ہے اور ہم نے اس کو خاص اپنا رازدار بنایا۔ سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہیں سے وہ لے آتا۔ خدا اُس کے بُرہان کو روشن کریگا۔ اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری کی گئی۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا۔ اور دنیا اور آخرت میں اپنی

نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔میں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔اور ہم نے تیری طرف نظر کی۔اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے۔اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۔۱۱)

"تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔پس وقت آگیا ہے کہ تجھ کو لوگوں میں شہرت دی جائے گی۔اب تو تیرے پر وہ وقت ہے کہ کوئی بھی تجھ کو نہیں پہچانتا۔اور نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے گا۔.......... اور یاد کر وہ آنے والا زمانہ جب کہ ایک شخص تیرے پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا۔اور اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتویٰ کا دنیا پر عام اثر ہوتا ہو۔کہے گا۔کہ اے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا۔تا مَیں اُس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔(یعنی جس نے یہ فتویٰ لکھا یا لکھوایا) اُس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے ...... اس فتویٰ تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہنچے گی۔وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔یہ ایک فتنہ ہو گا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔اور آخر خدا منکرین کے مکر کو سُست کر دے گا۔ سمجھ اور یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالٰے کی طرف سے ہو گا۔ تا وہ تجھ سے بہت سا پیار کرے۔یہ اس خدا کا پیار ہے جو غالب اور بزرگ ہے اور اس مصیبت کے صلہ میں ایک ایسی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گی"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۔۱۲)

"اے عیسٰی مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا ...... مَیں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دُوں گا۔ایک گروہ پہلوں میں سے ہو گا۔جو اوائل حال میں قبول کر لیں گے۔اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہو گا۔جو متواتر نشانوں کے بعد مانیں گے۔مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا، لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔خدا اُس کا نگہبان ہے خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ہم نے اس کو اُتارا اور ہم ہی اُس کے نگہبان ہیں خدا بہتر نگہبانی کرنیوالا ہے۔اور وہ رحمان اور رحیم ہے۔کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے تو مت ڈر کہ تُو غالب رہے گا۔خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کرے گا۔میرا دن ایک بڑے فیصلہ کا دن ہے۔میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ مَیں اور میرے رسول فتحیاب رہیں گے۔کوئی نہیں کہ میری باتوں میں کچھ تبدیلی کر دے۔ تُو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے مَیں نے رات اور دن پیدا کیا۔جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ تُو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دُنیا کو خبر نہیں۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۳)

"خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔اور وہ ہنسی کرنے والوں کیلئے کافی ہو گا۔یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے۔وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کریگا۔ تا کہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ان کو کہدے کہ اگر خدا تعالٰے سے محبت رکھتے ہو۔تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔اور ان کو کہدے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے۔پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔اور ان کو کہہ دے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور مَیں اپنی جگہ پر کرتا ہوں۔پھر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔خدا نے تجلّی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے۔اور اگر تم نے مُونہہ پھیر لیا تو وہ بھی مُونہہ پھیر لیگا۔اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ تجھ کو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بُجھادیں۔ مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پُورا نہ کر لے۔اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب اُن کے دلوں میں رُعب ڈالیں گے۔جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کریگا تو کہا جائیگا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔ جیسا کہ تم نے سمجھا اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے۔اُن کو کہہ دے کہ خدا ہے جس نے یہ کاروبار بنایا۔پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنے بازیچہ میں لگے رہیں"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۰)

"ہم جب کسی چیز کو چاہیں۔ تو ہمارا حکم اس کے متعلق صرف یہ ہوتا ہے۔کہ ہم کہتے ہیں۔ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ہم انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے رہے ہیں۔جو نزدیک وقت ہے۔اور اللہ تعالٰی کا تجھ پر بیشمار فضل ہے۔تیرے پاس میری نصرت آئیگی۔مَیں ہی رحمان ہوں۔اور جب اللہ کی نصرت آئی اور مَیں فیصلہ کے لئے متوجّہ ہوا۔ تو کہیں گے۔اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ہم خطاکار ہیں اور ٹھوڑیوں کے بَل گریں گے۔(تب انہیں کہا جائے گا کہ) آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔اللہ تمہیں معاف کرے۔اور وہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ان دنوں میں تمہیں بشارت ہو۔دشمنوں کے چہرے حقیر ہو جائیں گے۔اس دن ظالم کفِ دست مَلے گا اور کہے گا۔کاش مَیں اس رسول کا راستہ اختیار کر لیتا۔اور کہتے ہیں یہ تو انسان کا اپنا بنایا ہوا کلام ہے۔ کہہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا۔ تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔اور مومنوں کو بشارت دو کہ اُن کے لئے اُن کے رب کے حضور میں ظاہر و باطن طور پر کامل درجہ ہے۔اللہ انہیں ہرگز رُسوا نہیں کرے گا"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱)

گیارہ دسمبر ۱۹۰۰ء کا الہام ہے:

(۱) "میں ہرگز یقین نہیں رکھتا۔کہ مَیں اس وقت سے پہلے مروں۔جب تک کہ میرا قادر خدا ان جُھوٹے الزاموں سے مجھے بری ...... ثابت نہ کرے ...... اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو گیارہ دسمبر انیس سو، روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

بر مقامِ فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

بعد گیارہ۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

مَیں نہیں جانتا کہ ۱۱ دن ہیں یا ۱۱ ہفتہ یا ۱۱ مہینے یا ۱۱ سال۔ مگر بہر حال ایک نشان میری بریّت کے لئے اس مدّت میں ظاہر ہو گا۔" (اربعین نمبر چار، روحانی خزائن صفحہ ۲۱ حاشیہ)

(ب) بر مقامِ فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری دُہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔اب مَیں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دُوں، تو تعجب مت کر میری سنت اور موہبت کے خلاف نہیں) بعد گیارہ۔انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ کہ گیارہ سے کیا مُراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے)۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵۔ بتاریخ ۱۷/ دسمبر ۱۹۰۰ء)

"ہم تجھ پر بعض اور آسمانی اسرار اُتارنا چاہتے ہیں۔اور دشمنوں کو پارہ پارہ کر دینگے۔اور ہم فرعون اور ہامان اور اُس کے لشکر کو وہ کچھ دکھائیں گے۔جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ کہہ اے کافرو! مَیں سچا ہوں۔پس تم ایک وقت تک میرے نشانات کا انتظار کرو۔ہم عنقریب انہیں اپنے نشان اُن کے ارد گرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔اس دن حجّت قائم ہو گی۔اور کُھلی کُھلی فتح ہو جائے گی۔خدائے رحمان کا حکم ہے۔اس کے خلیفہ کے لئے۔ جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے۔اور تمام زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے گی۔یہ اللہ کا فضل ہے۔اور تمہاری نگاہ میں عجیب۔ تجھ پر سلامتی ہو۔ہم نے تجھے ایک عظیم الشان حجّت کے طور پر اُتارا ہے۔اور تیرا رب قادر ہے۔ تجھ پر برکات اور سلامتی ہو تم پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے تو قابلیت رکھتا ہے اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ تیرے تین عضووں پر خاص طور پر خدا کی رحمت نازل ہو گی۔ایک تو آنکھ اور باقی دو اَور۔اور ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ہم نے تجھے خیر کثیر دی ہے۔پس تو اپنے رب کی عبادت کر اور قربانیاں کر۔اللہ مَیں ہی ہُوں پس میری ہی عبادت کر۔اور میرے غیر سے مدد مت طلب کر۔مَیں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔ہم جب کسی قوم کی حدود میں اُترتے ہیں۔ تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا۔(اس دن) کُھلی کُھلی فتح ہو گی۔اور کامیابی ہو گی۔مَیں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔اس جگہ ایک فتنہ برپا ہو گا۔پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ ...... دشمن چاہتے ہیں کہ اللہ تعالٰے کے نور کو بجھا دیں۔ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔بلندی تیرے لئے ہے اور پستی تیرے دشمنوں کے حصّہ میں۔اور جدھر تم مُنہ پھیرو گے۔اُدھر ہی اللہ کی توجہ ہو گی۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۴۱۔۴۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے پہلے کئی بار فوجی انقلابات آ چکے ہیں اور احمدیوں نے اپنے بھولے پن میں یہ لکھا کہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو گئی اور یہ اللہ کی فوج ہے۔ وہ اللہ کی فوج کیسے ہو گئی جس پر ملاّں حکومت کرتا ہے اور گردن پہ پیر تسمہ پا کی طرح سوار ہو اس کو اللہ کی فوج کب کہا جاتا ہے۔اس لئے صبر کریں اور یقین رکھیں۔اللہ کی فوج آسمانی فوج ہے۔وہ فرشتوں کو دلوں پر اتارے گا اور حیرت انگیز انقلاب برپا کرے گا۔

پس اللہ، انشاء اللہ، آپ کے ساتھ ہے، اللہ آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔ یقین رکھیں، اس پر توکل کریں۔

حضور نے فرمایا ماشاء اللہ ایک اور بڑی خوشخبری ابھی امیر صاحب نے مجھے دی ہے۔رجسٹریشن کے اعداد و شمار کے مطابق آج کی حاضری بیس ہزار ۷۶۳ ہے۔اس کے بالمقابل گزشتہ سال پہلے دن کی حاضری چودہ ہزار تھی۔اب تک ۷۶ ممالک کے وفد پہنچ چکے ہیں۔ گزشتہ سال یہ تعداد صرف ساٹھ تھی۔اس وقت جلسہ میں ۴۷۳ غیر از جماعت ایسے دوست شامل ہیں جو بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہیں الحمدلله علی ذلك۔اب دیکھیں آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔انشاء اللہ کل اور پرسوں ابھی باقی ہیں۔ یہ جگہ تو ابھی بہت تنگ ہو گئی ہے۔کچھ لوگوں کو باہر بھی کھڑے دیکھ رہا ہوں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کی افتتاحی دعا کروائی۔

ایک منادی

حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے۔(بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۸۵۔ملا محمد باقر مجلسی دار احیاء التراث العربی بیروت)

خطبہ جمعہ

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف الہامی دعاؤں کا تذکرہ

(انڈونیشیا کی سرزمین پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تیسرا خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۷ر جولائی ۲۰۰۰ء ۷ر وفا ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد الھدایہ، جکارتہ (انڈونیشیا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

جیسا کہ اس مضمون کے عنوان سے پتہ چلتا ہے ابھی دعاؤں کے ذکر کا سلسلہ جاری ہے اور آج سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا ذکر شروع ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سی دعائیں ایسی ہیں جو قرآن کریم کے الفاظ میں عطا کی گئیں اور اسی طرح بعض دوسری الہامی دعائیں ہیں جن میں کچھ قرآن کریم کی آیات کا حصہ ہے اور کچھ زائد حصہ شامل ہے یعنی وہ قرآن کریم کی پوری کی پوری آیات نہیں اور اسی طرح بعض اور دعائیں ہیں جو الہاماً آپ کو سکھائی گئیں، یہ دعائیں مانگو اور جماعت کو بھی انہی دعاؤں کے متعلق تلقین کرو۔

سب سے پہلی الہامی دعا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی وہ ہے تریاق القلوب صفحہ ۶۰ پر قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآءُ کُمْ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تمہاری دعا نہ ہو۔ پھر اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ پس وہ کون ہے جو مجبور اور لاچار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارے۔

پھر آئینہ کمالات اسلام میں یہ دعا درج ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر تذکرہ صفحہ ۸۱ پر یہ درج ہے اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ پھر ایک خوشخبری دی کہ تیری دعا مقبول ہوگی۔ پھر الہام ہوا اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكَ کہ تیری دعا قبول کر لی گئی۔ پھر حقیقة الوحی میں یہ دعا ہے میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شرکاء جو آپ کو بہت دکھ دیا کرتے تھے ان کے حق میں اگر دعائیں کی گئیں تو وہ قبول نہیں کروں گا۔

قرآنی دعائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوئیں ان میں سے یہ بھی ہیں۔ اَللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔(سورة یوسف آیت ۶۵)۔ اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پھر رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ۔ اے میرے رب مجھے صدق والی جگہ میں داخل فرما۔ پھر ہے رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ میرے رب مجھے دکھا تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے۔

پھر وہ دعا جو طالبعلموں کو بھی میں اکثر کہتا ہوں وہ اپنے لئے یہ دعا کیا کریں رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔ پھر سورة یوسف کی ۳۴ویں آیت رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ۔ اے میرے رب قید خانہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس طرف یہ مجھے بلاتی ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔ یہ سورة نوح کی ۲۷ویں آیت ہے۔ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ پھر رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ پھر ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ کہ اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے مابین واضح فیصلہ فرما دے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ پھر ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کہہ کہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ چھا جائے۔

قرآنی دعاؤں سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض راہنما ارشادات پیش ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے دیکھو کیسے قبول فرمائی۔ ایک حضرت مسیح موعود کے دل سے یہ دعا اٹھی آج کروڑوں احمدی ہو چکے ہیں بلکہ ایک ایک سال میں کروڑہا احمدی بن رہے ہیں۔ سارا انڈونیشیا بھی گواہ ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا اور آپ کی گریہ وزاری کو قبول فرمایا۔

ایک دعا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو نصیحت کی ہے کہ آخری رکعت میں یہ دعا ضرور پڑھا کرو یعنی رکوع کے بعد جب کھڑے ہوتے ہیں تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ کے علاوہ یہ دعا بھی کیا کرو کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ قعدہ میں بیٹھنے کے بعد یہ دعا کی جاتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت کی ہے کہ جس کو بھی یہ توفیق ہو، ممکن ہو ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ کھڑے ہونے کے بعد یہ دعا ضرور کی جائے لیکن جو کر سکتا ہے اس کو کرنی چاہئے۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ یہ دعا آدم کی مقبول ہو چکی ہے اللہ کے فضل سے۔ اس لئے جماعت کو بھی نصیحت ہے کہ وہ انہی الفاظ میں دعائیں کرتی رہے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ یعنی اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہونگے۔

ایک دعا ہے جو الفضل ۳ر جنوری ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی ہے۔ یہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نَوَّرَاللّٰهُ مَرْقَدَهَا کو ایک کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری جماعت سے کہہ دو یہ دعا بہت کثرت سے پڑھیں رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ پس آج کل جو جماعت کو کثرت سے ترقی نصیب ہو رہی ہے انڈونیشیا میں بھی بہت بیعتیں ہوئی ہیں، بہت آئندہ ہونگی، بہت بڑھ چڑھ

کر انشاء اللہ انڈونیشیا میں جماعتیں ترقی کریں گی میں پہلے بھی ان کو یہ نصیحت کرتا رہا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشفی پیغام کے بعد اب میں خصوصاً پھر تاکید کرتا ہوں کہ یہ دعا کیا کریں۔ اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے کہ جو تونے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اب وہ الہامی دعائیں جو الہام ہوئی ہیں دعاؤں کے طور پر قرآن کریم میں بھی وہ الفاظ ملتے ہیں مگر یہ الہامی دعا ہے قرآنی آیت نہیں دراصل اس لئے کچھ تھوڑا سا تبدّل ہے۔ اس میں جو دعا الہاماً آپ کو سکھائی گئی۔ ۱۸۹۳ء میں یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اے میرے اللہ میں مغلوب ہوں فَانْتَصِر تو میرے دشمن سے انتقام لے۔ پھر ۲۶/اپریل ۱۹۰۳ء کو یہ دوبارہ ان الفاظ میں الہام ہوئی۔ رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا کہ اے میرے رب میں مغلوب ہوں۔ میرا بدلہ لے اور ان کو اچھی طرح سے پیس ڈال۔ ایک روایت میں مغلوب کی بجائے مظلوم بھی آیا ہے کہ رَبِّ اِنِّی مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ۔

پھر یہ دعا ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم نازل فرما۔ پھر ہے رَبِّ تَوَفَّنِی مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ کہ اے میرے رب مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ پھر یہ دعا ہے رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّی اے میرے رب مجھے غم سے نجات دے۔ پھر دعا ہے رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً میرے رب مجھے پاک اولاد عطا کر۔ پھر ہے۔ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

پھر یہ الہامی دعا ہے رَبَّنَا اِنَّا جِئْنَاكَ مَظْلُوْمِیْنَ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ کہ اے ہمارے رب ہم تیرے پاس مظلوم ہونے کی حالت میں آئے ہیں۔ پس ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان امتیاز اور فرق ظاہر فرما دے۔ پھر ہے رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ۔ کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ ہمیں بخش دے ہم یقیناً خطاکار ہیں۔ پھر ۱۹۰۷ء میں یہ الہام ہوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا طُعْمَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ کہ اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کا لقمہ نہ بنا۔ پھر وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیَّ یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے۔ فرمایا یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے لئے۔ پس آج آپ کی سرزمین بھی گواہ ہے کہ دیکھو کس کثرت سے لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آگے جھکا دیا۔

ایک اور دعا ہے رَبِّ اَجْزِهٖ جَزَاءً اَوْفٰی۔ اے میرے رب اسے پوری پوری جزا دے۔ یہاں اس سے مراد کیا ہے۔ کس کو پوری پوری جزا دے؟ اس سے ماقبل یہ الہام ہوا اِمَامٌ رَافِعُ الْقَدْرِ یعنی بلند مرتبہ والا امام۔ تو چونکہ اس الہام کے بعد ہے اسے پوری پوری جزا دے تو مراد اپنی طرف ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پوری پوری جزا عطا فرما۔

پھر لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ الہامی دعائیں بھی کرنی چاہئیں جو اپنی بیوی کے متعلق آپ نے کیں۔ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ۔ اے میرے رب! میری بیوی کو صحت دے۔ پھر ہے رَبِّ اِشْفِ زَوْجَتِیْ هٰذَا وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِی السَّمَآءِ وَبَرَكَاتٍ فِی الْاَرْضِ کہ اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا دے اور اس کے لئے آسمان اور زمین میں برکات پیدا فرما۔ بعض دفعہ لوگ جلدی کرتے ہیں اولاد کی خواہش کے لئے اور پہلے دعا پہ پورا زور نہیں لگاتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے میری اس بیوی کو شفا عطا فرما دے۔

پھر فرمایا رَبِّ زِدْنِیْ عُمُرِیْ یعنی یہ بھی الہام ہے وَعُمُرَ زَوْجَتِی زِیَادَةً خَارِقَ الْعَادَةِ کہ اے میرے رب میری عمر اور میری بیوی کی عمر خارق عادت طور پر بڑھا دے۔ چنانچہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت لمبی خارق عادت عمر عطا فرمائی۔ پھر ہے رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَعُمُرَهَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ۔ اے میرے رب میری عمر اور اس میری بیوی کی عمر ضائع نہ کرنا اور مجھے ہر مصیبت و آفت سے بچانا اور حفاظت فرمانا جو میری طرف بھیجی جائے یعنی جو مصیبتیں میری طرف بھیجی جائیں ان سے میری حفاظت فرمانا۔

پھر ہے رَبِّ احْفِظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرًا کہ اے میرے رب! میری حفاظت فرما کیونکہ قوم مجھے ہنسی کا نشانہ بنانے لگی ہے۔ پھر ہے رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔ اس کے معاً بعد یہ الہام ہے سب حمد اللہ ہی کی ہے جس نے مجھے آگ سے بچایا۔

پھر زلزلہ کے متعلق آپ کو یہ الہامی دعا سکھائی گئی رَبِّ اَرِنِیْ اٰیَةً مِّنَ السَّمَآءِ کہ اے رب! مجھے آسمان سے ایک نشان دکھا۔ اس دعا کے ساتھ اکرام مع الانعام کے الفاظ بھی الہام ہوئے جن سے اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس نشان کے ساتھ ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ فرمایا زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی۔ پھر الہام ہوا رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا کہ اے میرے رب! اس کا وقت ٹال دے اور کسی اور وقت پہ ٹال دے۔ پھر ساتھ ہی دوسرے الہام میں اس دعا کی قبولیت کا ذکر کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے وقت مقرر پر ٹال دیا ہے۔ پھر ہے اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ مجھے موعود گھڑی کا زلزلہ دکھا یعنی اس کا کشفی نظارہ کرا۔

پھر الہامی دعا ہے رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَ كَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی كُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ۔ اے میرے رب صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ فرمایا اس فقرۂ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا ردّ ہے جو اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ پھر یہ الہامی دعا ہے رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِكْرًا کہ اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ۔ یہ نوٹ ہے یہ دعا بھی مقبول ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۰۳ء میں ایک اور الہام میں اس دعا کی قبولیت کا وعدہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں تیرے متعلق رسواکن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔

پھر یہ دعا ہے اے میرے رب زمین پر کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِباً عَلٰی غَیْرِی۔ اے میرے رب مجھے غیر پر غالب کر دے۔ یہ جو کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے مقدر میں کفر لکھا گیا ہے اور وہ اس سے ٹل نہیں سکتے۔ یہ مراد نہیں کہ ہر شخص جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر رہا تھا اس کی ہلاکت کی دعا دی گئی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہرگز ہر کفر کرنے والے کے خلاف یہ دعا نہیں تھی ورنہ آج کثرت سے لوگ کیسے احمدی ہوتے۔ تو مطلب یہ ہے کہ جن کے مقدر میں کفر کی موت لکھی ہوئی ہے پھر ان کو اٹھا لے اس دنیا سے کیونکہ جیسا کہ حضرت نوحؑ نے اپنی دعا میں ذکر کیا تھا کہ اب یہ کافر بچے ہی پیدا کریں گے یہ بہتر ہے اٹھ جائیں۔

پھر دعا ہے رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِباً عَلٰی غَیْرِیْ۔ اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کر دے۔ اس سے متصل دوسرا الہام میری فتح کا ہے جو اس الہامی دعا کی قبولیت کا ایک اشارہ ہے۔ پھر ہے وَاجْعَلْ لِیْ غَلَبَةً فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ یعنی اور دنیا اور دین میں مجھے غلبہ عطا کر۔ پھر ہے۔ وَاجْعَلْ لِیْ نَافِعاً هٰذِهِ التِّجَارَة۔ اور اے میرے اللہ میرے لئے تجارت نفع والی بنا۔ یہاں دنیا کی تجارت مراد نہیں بلکہ قرآن کریم نے جس تجارت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ یہ اسی تجارۃ کی طرف اشارہ ہے۔

رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ۔ اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کر دے یعنی عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے۔ اب آپ نے یہ معجزہ انڈونیشیا میں بھی دیکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس طرح آپ کے غلاموں کو بھی آگ پر مسلط کر دیا اور آگ ان کے تابع اور غلام بن گئی۔

سیل - سیل - سیل

بیلہ بوتیک کی دوسری گرینڈ سیل S.S.V

۱۶/اگست سے ۳۱/اگست تک

سوٹ آپ کے اور آپ سوٹوں کے منتظر

لان سوٹ -,19 کاٹن سوٹ -,25 کاٹن سوٹ -,35 سٹیپل -,45

ہر طرح کے بہترین سوٹوں پر 50% تک رعایت

Tel: 0170 2128820 - 06924279400

Kaiser Str. 64 Laden 29 60329 Frankfurt / M.Germany

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

پھر ایک زبور کی دعا ہے جو بعینہ انہی الفاظ میں ہے جو عبرانی ہیں اور یہی دعا متی میں بھی درج ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دے دی۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو دعا کی صورت میں کی گئی ہے چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔

پھر یہ الہامی دعا سکھائی گئی اے میرے رب مجھ پر تجلی فرما، تجلی فرما۔ پھر یہ دعا سکھائی گئی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی ھٰذِہِ الرُّؤیَا کہ اے اللہ! میری اس رؤیا کو میرے لئے بابرکت فرما دے۔ اس رویا کا ذکر نہیں مگر جو بھی رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائی گئی تھی اس کے متعلق یہ دعا سکھادی گئی کہ اے اللہ میری اس رؤیا کو میرے لئے بابرکت فرمادے۔

پھر ہے اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَداً۔ یہ وہ دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بدر سے پہلے خدا کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ اگر تونے یہ میرے غلام جن کو میں نے عبادت کا گر سکھایا ہے اگر یہ ہلاک کردئے، ان کو ہلاک ہونے دیا تو پھر تیری سچی عبادت آئندہ کبھی بھی نہیں کی جائے گی۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی جماعت کو یہ دعا سکھا رہے ہیں اور یہ دعا دے رہے ہیں کہ میں نے ان کو سچی عبادت کے گر سکھائے ہیں اگر یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو پھر سچی عبادت کرنے والے دنیا میں باقی نہیں رہیں گے۔

ان دعاؤں کے متعلق چونکہ یہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اور ترجمہ بھی ہونا ہے اس لئے میں نے اس خطاب کو مختصر رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اب دعاؤں کی قبولیت کے متعلق یہ میں عرض کر رہا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانے کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر ہے۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل وجان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے"۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰،۲۱)

خطبہ ثانیہ کے متعلق حضور انورنے استفسار فرمایا کہ یہ دعا جو ہے نیچے بیٹھ کر پھر اٹھ کر کھڑے ہونے کی دعا یہ ترجمہ کے بعد ہونی چاہئے یا ترجمہ سے پہلے؟ پھر حضور نے فرمایا اب میں انتظار کروں گا ترجمہ ہوگا انڈونیشین زبان میں پھر اس کے بعد میں دوبارہ کھڑے ہو کر یہ آخری دعا جو مسنون دعا پڑھی جاتی ہے یہ نہیں کروں گا۔ اب ترجمہ کے لئے ظفر اللہ پونتو صاحب تشریف لائیں۔

بقیہ: رپورٹ افتتاح انتظامات جلسہ
از صفحہ ۱۲

اور مکرم ابراہیم نونن صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر تمام حاضرین سے مختصر خطاب انگریزی زبان میں فرمایا۔ انتظامات جلسہ کا باقاعدہ افتتاح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الحمد للہ جلسہ سالانہ کے منتظمین نے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ دیکھا جائے تو اصل چارج تو منتظمین ایک جلسہ ختم ہوتے ہی دوسرے جلسہ کے لئے سنبھال لیتے ہیں اور خاموشی سے سال بھر اس پر کام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس وقت انہوں نے باقاعدہ طور پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کا چارج سنبھال لیا ہے اور یہ تمام منتظمین اور کارکنان میرے سامنے بڑے نظم وضبط کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میری دعائیں ان کے ساتھ ہیں آپ کو بھی چاہئے کہ میری طرح ہر لحہ دعا میں گزاریں تاکہ جلسہ سالانہ کے ایام میں کوئی تکلیف دہ واقعہ رونما نہ ہو۔ جہاں تک جلسہ سالانہ کا تعلق ہے الحمد للہ سب انتظامات احسن رنگ میں ہیں۔ بلاشبہ ہر جگہ ان میں مزید اصلاحات اور بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کہ تیری ہر پیچھے آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہی فرماتے ہیں۔

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

پس آپ ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتے رہیں اور پیچھے چھوڑی ہوئی ان بلندیوں پر نظر رکھیں جن کو آپ نے سر کر لیا تھا اور ان پر بھی نظر رکھیں جن کو ابھی آپ نے سر کرنا ہے۔ آپ احمدیت کے سپاہی ہیں ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل نازل کرے اور احمدیت کے سپاہی ہوتے ہوئے بڑی بڑی بلندیوں کو حاصل کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ گزشتہ خامیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سال کی کارکردگی جہاں بڑھے گی وہاں نئے سبق بھی حاصل ہونگے۔ یہی ہمارا پروگرام ہے اور ہر سال ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ آپ اس بات کو بھی نہیں بھولے ہونگے کہ میں نے کہا تھا کہ ایک Red Book رکھیں۔ اور اس میں اپنی کامیابیوں اور خامیوں کو درج کریں۔ اور اس سے استفادہ کریں۔

حضور نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اصلاح کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ یہ تصور غلط ہے۔ اصلاح وبہتری کی ہر شعبہ میں گنجائش پائی جاتی ہے۔ بہت سے شعبہ جات میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور رہ جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے آپ سے کہا ہے اس طرح ہم وقت سے مات نہیں کھائیں گے۔ بلکہ ہم وقت پر حکمرانی کریں گے انشاء اللہ۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جو قرآن کریم کی آیات آپ کے سامنے ابھی تلاوت ہوئی ہیں اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی بھی پہلے لوگوں کے ان راستوں پر نہ چلائے جو اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکے۔ اور نیز یہ کہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالے جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔

یہ بہت خوبصورت قرآنی دعا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے یہی چاہتے ہیں کہ وہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالے جو ہماری طاقت سے باہر ہو اور اگر ہو تو پھر ہماری طاقت کو اور بڑھاتا چلا جائے۔

حضور نے فرمایا الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کی تعلیم مکمل ہے۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیت کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ حیرت انگیز طور پر اس میں بہت خوبیاں ہیں۔ تکنیکی لحاظ سے بھی اور فلسفیانہ لحاظ سے بھی۔ (حضور ایدہ اللہ کی مراد آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ......الخ سے تھی)۔ حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں پہلے بھی بہت کچھ کہا جا چکا ہے تاہم قرآن کریم میں حکم ہے کہ بار بار یاد دہانی کرواؤ۔ یاد دہانی ہمیشہ فائدہ دیتی ہے۔

آخر پر حضور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اس سال کا جلسہ بہت عظیم جلسہ ہوگا۔ لوگ دور دراز سے آئیں گے۔ خاص طور پر انڈونیشیا کے جلسہ کے بعد میں نے محسوس کیا ہے کہ لوگ یہاں کے جلسہ پر نظریں جمائے ہوئے ہیں کہ دیکھیں کیا ہوگا کیونکہ سبھی نے انڈونیشیا کے جلسہ کو دلچسپی سے دیکھا ہے۔ اس جلسہ پر بڑے بڑے معزز حضرات آرہے ہیں۔ نیک دل لوگ بھی اور دنیا کی ناموری کے لحاظ سے حکومتوں کے وزراء، افسران، اہم شخصیات بھی مہمانوں میں شامل ہونگے۔

حضور نے یہ بھی یاد دلایا کہ انڈونیشین کے کھانے کا جدا طریق ہے۔ وہ اپنے مہمانوں کو سات کھانوں کی ڈش پیش کرتے ہیں۔ میں حیران ہوں جہاں جہاں بھی گیا سات کھانے وہاں ہوتے تھے۔ حضور کے استفسار پر آپ کو بتایا گیا کہ یہ تو ہماری مہمان نوازی کا طریق ہے۔ حضور نے یہ دلچسپ بات بھی بتائی کہ انڈونیشین کی ہر ڈش میں میٹھا ضرور استعمال کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی ازراہ تفنن فرمایا سوائے سویٹ ڈش کے۔ جس پر سب محظوظ ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور سب نے حضور کے ساتھ مل کر دعا کی۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ چند منٹ کے لئے لجنہ کی جلسہ سالانہ کی کارکنات کی مارکی میں تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام ناظمین جلسہ سالانہ اور دیگر مدعو مہمانان کے ساتھ چائے کی تقریب میں شمولیت فرمائی اور کچھ دیر وہاں موجود رہ کر اس تقریب کو برکت بخشی۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

REISEBURO 2000

پاکستان یا دنیا کے کسی بھی ملک کے سفر کے لئے PIA، امارات، KLM، برٹش ائرویز، Lufthansa اور دوسری ائرلائنوں کے لئے ٹکٹ مناسب قیمتوں پر حاصل کیجئے

Tele Service 2000
Telephone Cards Centre

Gross & Einzelhandel

پوری دنیا میں رابطہ کے لئے سستے ٹیلیفون کارڈز
نیز Call Center بنانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

Tel: 069/21999220-/221 Fax: 069-21999223
Reiseburo 2000, Klinger Str. 8 60313 Frankfurt / M
E-mail : reisebuero 2000@t-online.de

اذکروا موتاکم بالخیر

خواجہ عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم

(عبدالباسط شاھد)

الفضل انٹرنیشنل ۱۶/جون ۲۰۰۰ء میں ان مرحومین کا ذکر تھا جن کی نماز جنازہ حضور انور ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ اسی فہرست میں ہمارے تین مربیان کا بھی ذکر تھا۔ مکرم نثار احمد خان صاحب کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع تو نہیں ملا تاہم ان کا حسن انجام ان کی عظمت کا ثبوت ہے۔ کلام الٰہی کی خدمت کے دوران حادثہ پیش آیا اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی محمد دین صاحب اپنی سادگی اور خدمت خلق کی وجہ سے ہر جگہ ہی ہر دلعزیز رہے۔ جس جماعت میں کام کیا وہاں ہر شخص آپ کا گرویدہ اور آپ کی خوبیوں کا معترف ومداح ہو جاتا۔ میرپور خاص سندھ، آزاد کشمیر اور فیصل آباد میں لمبا عرصہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ربوہ میں قیام کے دنوں میں وقف جدید کے واقفین کو پڑھانے کی خدمات بجالاتے رہے۔ ہومیوپیتھی سے اچھا شغف تھا۔ خدمت خلق کے اس موثر ذریعہ سے خوب خوب فائدہ اٹھاتے رہے۔ بزرگوں سے محبت و عقیدت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ ہمارے بزرگ استاد حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب سے خاص طور پر محبت وعقیدت کا تعلق تھا اور حضرت مولانا بھی ان سے محبت وپیار کا ویسا ہی سلوک فرماتے کہ ان کی اس خوبی کی وجہ سے بھی ان پر رشک آتا تھا۔

تیسرے مربی، میرے بچپن کے دوست اور ساتھی خواجہ عبدالحکیم اکمل تھے۔ پرائمری سکول میں ہم دونوں ہم جماعت تھے۔ قادیان کے ایک ہی محلہ دارالفتوح میں رہتے تھے۔ ان کے بزرگوں کے ہمارے بزرگوں سے مخلصانہ تعلقات تھے اس لئے ہماری دوستی ہو گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دوستی ہمیشہ قائم رہی۔ ان کے والد خوجہ عبدالرحیم صاحب بہت ہی سادہ طبیعت، شرافت و نجابت کی عمدہ تصویر تھے۔ ان کی وفات قادیان میں ہی ہو گئی تھی اس طرح اکمل صاحب چھوٹی عمر میں ہی یتیم ہو گئے تھے۔ ان کی والدہ صاحبہ بڑے ہی اخلاص سے غربت و تنگدستی کے باوجود بچوں کی تعلیم سے غافل نہ رہیں اور بڑے بچے کی زندگی وقف کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص و محنت کو قبول فرمایا اور اکمل صاحب کو لمبا عرصہ دینی خدمات کی توفیق بخشی۔ ربوہ میں معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نہایت اہم خدمت بجالاتے رہے۔ اسی طرح مہتمم خدمت خلق کی ذمہ داریوں کے علاوہ کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح کے پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدہ جلیلہ پر بھی فائز رہے۔

بیرون ملک خدمات کے سلسلہ میں آپ کا پہلا تقرر ہالینڈ میں ہوا اور یہ امر آپ کی مقبول خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قریباً ساری عمر ہی ہالینڈ جیسے اہم مشن میں خدمات بجالانے کی توفیق پاتے رہے۔ ابتدا میں آپ کو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ مکرم حافظ صاحب مرحوم ہمیشہ آپ کی تعریف ہی کرتے رہے۔ مکرم حافظ صاحب طبیعت کی خرابی کی وجہ سے ریٹائر ہوئے تو مکرم اکمل صاحب کو لمبا عرصہ بطور مبلغ انچارج خدمت کی توفیق ملی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کی طبیعت میں سادگی وقناعت بہت نمایاں تھی اس کے علاوہ۔ آپ نہایت لطیف حس مزاح کے بھی مالک تھے۔ بظاہر بہت متین سنجیدہ اور کم گو تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہنسی مذاق کی بات کبھی بھی نہ کرتے ہونگے۔ مگر آہستگی او رخاموشی سے ایسی بات کر جاتے جو اس وقت ہی باعث مسکراہٹ نہ بنتیں بلکہ بعد میں بھی یاد آتی رہتیں۔ بچپن کی ایک شرارت کے سلسلہ میں ہمارے بزرگ استاد حضرت صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب نے (جنہوں نے اتفاق سے انہیں بچپن میں وہ شوخی کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا) ان کے متعلق اپنے مخصوص افغانی لہجہ میں کہا کہ 'دیکھنے میں یہ کتنا مرحوم ومغفور لگتا ہے'۔ یہ فقرہ بھی اکمل صاحب مرحوم سے چپک کر رہ گیا اور ہم دوستوں میں جب بھی ان کا ذکر آتا تو کوئی نہ کوئی ضرور یہ فقرہ دوہرا دیا کرتا۔

یہ عجیب بات ہے کہ ہم بچپن کی دوستی اور پرائمری کی دوسری جماعت سے شاہد کے آخری امتحان تک اکٹھے رہنے کے باوجود زندگی کے آخری مراحل میں باہم ملاقات کی زیادہ خوشی نہ حاصل کر سکے۔ خاکسار افریقہ کے مختلف ممالک میں رہا اور اکمل صاحب یورپ میں۔ تاہم میرے چھوٹے بیٹے آصف محمود کی شادی کے وقت وہ ربوہ میں موجود تھے۔ طبیعت کی کمزوری کے باوجود اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ بھرپور شرکت کی۔ اس سال مارچ میں خاکسار کو جرمنی جانے کا موقع ملا تو سوچا کہ اپنے بچپن کے اس پیارے دوست سے بھی ملاقات کرلی جاوے۔ انہیں فون کیا وہ بہت خوش ہوئے مگر کسی وجہ سے ہم وہاں نہ جاسکے جس کا ہمیشہ افسوس رہے گا۔ فون پر جب میں نے ان کی صحت کے بارہ میں پوچھا تو بڑے اعتماد سے افاقہ اور صحت کی بہتری کا ذکر کیا اور بڑی خوشی سے بتایا کہ امیر صاحب کی خواہش کے مطابق عید کی نماز میں نے پڑھائی تھی۔

مرحوم کے اس خاکسار سے احسان وشفقت کے دو واقعات بیان کئے بغیر ذکر خیر کی یہ عرضداشت نامکمل رہے گی۔ خاکسار برصغیر کی تقسیم کے وقت جماعتی انتظام کے تحت والدہ محترمہ اور پانچ بہنوں کے ہمراہ قادیان سے لاہور پہنچا تو وہاں ہماری کوئی واقفیت یا رشتہ داری نہیں تھی۔ ان حالات میں میری ناتجربہ کاری کی وجہ سے کچھ گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ ہمارے ساتھ ٹرکوں پر آنے والے اپنے احباب یا رشتہ داروں کے ہمراہ اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے۔ اچانک اکمل صاحب نظر آئے جو چند دن پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ بہت خوش ہو کر ملے اور آگے بڑھ کر رتن باغ کے پہلو میں کسی سکول کی عمارت میں رہائش کی جگہ کا ذکر کرتے ہوئے اس طرف رہنمائی کی اور ہمیں ایک کھلے برآمدے میں پہنچا دیا جو اس وقت کے حالات میں نعمت غیر مترقبہ ہی تھی۔

دوسرا واقعہ غالباً ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد کا ہے۔ ہنگامی حالات کی وجہ سے دونوں ملکوں میں براہ راست رابطہ ممکن نہیں تھا۔ خط وکتابت پر پابندی کی وجہ سے قادیان میں اباجان (عبدالرحیم درویش مرحوم) ہمارے حالات اور ہم ان کی خیریت کی خبر حاصل نہ کر سکتے تھے۔ برادرم اکمل صاحب نے ہالینڈ سے اباجان کو خط لکھا اور پھر ان کی طرف سے ہمارے نام آنے والا خط ہمیں پہنچا کر ہمارے سکون واطمینان کا باعث بنے اور سب افراد خاندان کی دعائیں حاصل کیں۔

اللہ تعالیٰ مغفرت اور بلند درجات سے نوازے۔ آمین

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

ہونے کے لئے لکھ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نماز میں حضور عطا کرے۔ حضور علیہ السلام کی یہ دعا ان سب کے لئے مفید ہے۔

دعا سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم وغموم سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دعا خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل جو قومیں کثرت کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہی ہیں ان کے لئے بھی یہی دعا کریں کہ ان کی خشک لکڑیاں بھی ہری بھری ہو جائیں اور خدا ہمیں مردوں کو زندہ کرنے کے معجزے دکھائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روزمرہ کی دعاؤں کا ذکر فرمایا۔ جو آپ التزام سے کیا کرتے تھے اس کے بعد حضور نے سب احباب سے جو مہمان آئے ہوئے ہیں فرمایا کہ خیروعافیت سے جس طرح خدا نے یہاں پہنچایا، خیروعافیت سے ہی واپس جائیں اور آپ لوگوں کے واپس جانے پر آپ کو اپنے گھروں کی کوئی بری خبر نہ ملے اور اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے آپ کے پیچھے آپ کا خلیفہ رہے اور ہر قسم کے ایسے کریہہ منظر سے آپ کو بچائے جو دل کو تکلیف دینے والا ہو۔ حادثات وغیرہ کے مناظر ایسے ہی ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ نے اس جلسہ پر بہت کامیابی عطا کی ہے اور ابھی اگلے جلسہ کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ چار کروڑ سے زائد محض خدا کے فضل سے عطا ہوئے ہیں۔ ہم گھر سے تو کچھ نہیں لائے تھے۔ آئندہ آٹھ کروڑ سے زائد کی امید رکھتے ہیں کہ جس طرح اللہ نے اِس جلسہ پر فضل فرمایا اُس جلسہ پر خود ہی فضل فرمائے اور حیرت انگیز معجزے ظاہر فرمائے۔ ☆......☆......☆

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT
BANGLA TV · skydigital · ZEE TV · SONY

جرمنی میں شیزان مصنوعات فروخت کرنے والے ادارے کی ایک اور فخریہ پیشکش
Unicorn Basmati Rice
Pakistani Basmati
اعلیٰ پاکستانی باسمتی چاول اب فینسی پیپر پیکنگ میں دستیاب ہے۔ رابطہ کریں
ALIJAZ INTERPRISES
Phone: 0173 - 8323802
E-mail: kamranijaz@90l.com

۳۵ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف پروگرامز اور انتظامات کی

مختصر رپورٹ

(رپورٹ: ابوعکاشہ)

نماز تہجد اور درس کا اہتمام

جلسہ سالانہ برطانیہ ایک ایسا جلسہ ہے جس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "یہ وہ جلسہ ہے جو عالمی نوعیت اختیار کر چکا ہے"۔ اس جلسہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی"۔

الحمدللہ اس نظارہ کو سال بسال اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی ہم توفیق پا رہے ہیں۔ اس جلسہ کی جملہ برکات کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہزارہا مہمان اسلام آباد کی فضا کو دن رات حمد و ثنا سے معمور رکھتے ہیں۔ جس کا نظارہ باجماعت نماز تہجد اور درس میں نظر آتا ہے۔ امسال مکرم رانا مشہود احمد صاحب (لندن)، مکرم حافظ فضل ربی صاحب (لندن) مکرم حافظ عبدالغنی صاحب (نائیجریا) اور مکرم محمود احمد شاد صاحب نے نماز تہجد کی امامت کی توفیق پائی۔

جبکہ مکرم رانا مشہود احمد صاحب (لندن)، مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب (لندن)، مولانا الحسن بشیر صاحب آف گھانا۔ مکرم حافظ احمد سعید جبریل صاحب آف گھانا نے قرآن کریم کا درس دیا اور مکرم منیرالدین صاحب شمس نے حدیث نبوی ﷺ کا درس دیا۔

شعبہ سمعی، بصری و ترجمانی

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ کے موقعہ پر شعبہ ترجمانی میں خدمت کے لئے ۱۹۸۵ء سے مکرم منیر احمد فرخ صاحب، مکرم منشر احمد گوندل صاحب اور مکرم ایوب ظہیر صاحب اسلام آباد انگلستان تک للہی سفر اختیار کرتے ہیں۔ امسال بھی منیر احمد فرخ صاحب نائب افسر جلسہ گاہ تھے۔ ان کی اسلام آباد (پاکستان) کی ٹیم کے ممبران کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کی ٹیم جو مکرم خلیل الرحمن ملک صاحب اور مکرم رفیق احمد جاوید صاحب کی زیر نگرانی کام کرتی ہے شامل ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ خاص طور پر جرمنی اور کینیڈا وغیرہ سے بھی معاونین ان کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

مکرم منیر احمد صاحب فرخ، نائب افسر جلسہ گاہ کی رپورٹ کے مطابق امسال ترجمانی کے لئے ۱۲ کیبن لگائے گئے تھے اور جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی کثرت کے مطابق جملہ انتظامات میں اضافہ کیا گیا تھا۔ امسال مردانہ جلسہ گاہ میں انگریزی زبان میں براہ راست پروگرام سننے والوں کی تعداد میں توقع سے زیادہ اضافہ تھا۔ اسی طرح خواتین کے جلسہ گاہ میں عربی، فرانسیسی اور انڈونیشین ترجمہ سننے والی خواتین توقع سے زیادہ تھیں۔ جلسہ کے پروگرامز براہ راست سننے کے لئے چھ بڑی زبانوں کا انتظام تھا جس میں ۱۱۰۰ سے زائد غیر ملکی مہمانوں نے فائدہ اٹھایا۔ جبکہ ایم ٹی اے پر ۱۲ زبانوں میں پروگرام نشر ہوئے یعنی انگریزی، فرانسیسی، جرمن، عربی، بوزنین، انڈونیشین، رشین، بنگلہ، ٹرکش، سپینش، البانین اور اردو۔

جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ دونوں جگہ امسال لاؤڈ سپیکر کا اضافی انتظام کرنا پڑا جبکہ ۲۳۰۰۰ سے زائد افراد جلسہ کی کارروائی سن رہے تھے۔ ٹی وی سیٹ پر کارروائی دیکھنے کے لئے زنانہ جلسہ گاہ میں ۳۰ سیٹ لگائے گئے تھے اور مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ۱۰ سیٹ لگائے گئے تھے۔

اسی طرح بیرون جلسہ گاہ اور مختلف دفاتر میں ۲۰ ٹی وی سیٹ لگائے گئے۔ مثلاً حضور انور کی رہائش گاہ پر، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں، روٹی پلانٹ، خدمت خلق، دفتر حاضری، لنگر خانہ، وی آئی پی مارکی، دفتر سپلائی، اسلام آباد کے مین دروازوں پر، دفتر رہائش، تبلیغ ٹینٹ، دفتر جلسہ گاہ، دفتر گمشدہ اشیاء، دفتر لجنہ اماء اللہ، بکر یلش ٹینٹ اور سکیورٹی کیبن وغیرہ۔

الحمدللہ سمعی بصری کا نظام احسن رنگ میں طے پایا۔ اور تکنیکی لحاظ سے کسی قسم کا رخنہ پیدا نہیں ہوا۔

جلسہ گاہ میں پانی پلانے کا انتظام

جلسہ گاہ میں ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام گزشتہ کئی سالوں سے مکرم خواجہ منیرالدین قمر صاحب کے سپرد چلا آرہا ہے۔ وہ اس شعبہ کے ناظم ہیں۔ مہمانوں کو پانی پلانے کی خدمت کے لئے بکثرت بچے بطور معاون ان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ جلسہ گاہ کے قریب ایک خیمہ میں تازہ پانی، ضروری برتن اور گلاس مہیا رکھے جاتے ہیں جہاں سے پانی پلانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ امسال مکرم خواجہ منیرالدین صاحب کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ بھر کے ۵۹ بچوں کے علاوہ دیگر دس بیرون ملک کے بچوں نے بھی حصہ لیا جن میں جرمنی کے ۴۷، پاکستان کے ۷، ہالینڈ کے ۶، ڈنمارک کے ۵، سویڈن کے ۳، سویٹزرلینڈ، امریکہ اور آئرلینڈ سے ایک ایک بچے نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام معاونین کو جلسہ سالانہ کی برکات سے نوازے۔

انڈونیشین وفد کی مہمان نوازی

امسال جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا ۴۶ ممبران پر مشتمل وفد تشریف لایا جن میں ۱۲ خواتین بھی شامل تھیں۔ جماعت احمدیہ برطانیہ نے حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق انڈونیشیا کی جماعت کی مہمانوازی کے لئے علیحدہ شعبہ مقرر کیا تھا۔ جس کے خصوصی طور پر نگران مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ تھے اور نائب ناظم مہمانوازی مکرم خلیفہ فلاح الدین صاحب تھے۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی جانب سے کھانا پکانے کے لئے مکرم عبدالرشید صاحب مقرر تھے۔ اس کے علاوہ مکرم فضل احمد صاحب ڈوگر اور مکرم مرزا فضل احمد صاحب اور مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب آف ربوہ اور مکرم رفیق اختر روزی صاحب، صدیق احمد ڈوگر صاحب، رفیق احمد ڈوگر صاحب آف جرمنی مہمانوازی کی اس ٹیم کے معاون تھے۔

کھانے کی تیاری کے لئے علیحدہ کچن کا انتظام تھا جہاں مطلوبہ اشیاء جماعت برطانیہ کی طرف سے مہیا کی جاتی تھیں جس سے انڈونیشین اپنے ذائقہ کے مطابق کھانے تیار کرتے تھے۔ اس کے علاوہ فضل احمد ڈوگر صاحب نے انڈونیشین باورچی کی موجودگی میں چکن کوفتے، ساگ، گوشت دوپیازہ، مرغ سٹیم روسٹ وغیرہ ڈشیں تیار کیں جنہیں انڈونیشین مہمانوں نے خوب شوق سے کھایا۔ وہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے پیش کردہ کھانوں سے اس قدر متاثر تھے کہ انہوں نے جملہ کھانوں کے پکانے کا طریق اور ضروری مصالحہ جات کی تفصیل حاصل کی۔ انڈونیشین ذائقہ کے لئے میٹھی چیزوں میں خاص طور پر زردہ، کھیر اور کسٹرڈ پیش کیا گیا۔ ان کے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ ناشتہ کی ڈش حلوہ پوری تھی۔

استقبالیہ مہمانان خصوصی بر موقعہ جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ برطانیہ نے جلسہ سالانہ کی اس تاریخی تقریب کے موقعہ پر بہت سے معززین کو جن میں ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز، پولیس آفیسرز اور سفارت کار شامل تھے باقاعدہ دعوت نامہ کے ذریعہ مدعو کیا تھا۔ مورخہ ۲۹ رجولائی بروز ہفتہ ۴۶ معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ مکرم طاہر سلبی صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم بلال اٹکنسن، مکرم محمود تریکلوڈ صاحب، مکرم ناظم غوری صاحب، مکرم عبدالباری ملک صاحب، مکرم عبداللطیف خان صاحب، مکرم طارق احمد بی ٹی صاحب، مکرم رجب علی صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے مہمانوں کا استقبال کیا اور اسلام آباد میں جلسہ سالانہ کے انتظامات، مصروفیات، مختلف نمائش گاہیں، پریس، روٹی پلانٹ، جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ کا تعارفی ٹور کروایا اور خاطر مدارات کی۔ دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ ان مہمانوں میں حسب ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

Dr. Hagda Toledo
Charge d Affair Guatemala,
Mr. & Mrs West ,
Commander Surrey Police
Mr.David Johnston
Chief Inspector Wimbledon Police.
Alhaji Seidu Kotoma
Mr. Rashid Seidu
Counsellors Ghana Embassy.
Chairman:
Warwickshire District Council
Lord mayor of Bradford.
Hon.Mr Tom Cox M.P.

جلسہ سالانہ کے آخری روز بروز اتوار صبح دس بجے وہ مدعووین جن میں ممبرز آف پارلیمنٹ، مختلف علاقوں کے میئرز، سیاسی و سماجی شخصیات شامل تھیں۔ ان سب مہمانوں نے جلسہ سالانہ کی جملہ مصروفیات دیکھیں، مختلف اداروں اور شعبوں کی کارکردگی دیکھی۔ ایک بجے انہیں جلسہ گاہ پہنچایا گیا جہاں انہوں نے عالمی بیعت کی تاریخی کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھی۔

دو بجے بعد دوپہر وی آئی پی مارکی میں ان کے اعزاز میں ایک لنچ کا اہتمام تھا۔ اس میں ۳۰۰ سے زائد خواتین و مرد مدعووین شامل تھے۔ محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ سالانہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے Benin کے دو بادشاہوں کا تعارف کروایا جو اس تقریب میں موجود تھے۔ انہوں نے اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا۔ دونوں افریقن بادشاہ کھانے کے لئے اپنے مخصوص تخلیہ میں چلے گئے کہ یہ ان کی روایات میں شامل تھا۔ تمام معززین مہمانوں کی خدمت میں پاکستانی کھانا پیش کیا گیا جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت لنگر سے تیار ہوا تھا۔

کھانے کے بعد معزز مہمانوں نے مختصر خطاب بھی کیا۔ ان میں خاص طور پر حسب ذیل معززین قابل ذکر ہیں:

Mr.Roger Casale M.P.
Mr.Simon Hughes.M.P.
Prof.Mrs Elizabeth Howlet.
(London Counciller.)
Collr.Michael Goodridge
(Deputy Mayor of Waverley)
Mayor & Mayoress of Kingston
Lady Mayor of Hounslow
Alhaji Seidu Kotoma
(Counsellor Ghanian Embassy)
Mr.Barnard Foulkes
(Leader of Farnham Council)
Mr.& Mrs. West
(Commander Surrey Police)
Mr. & Mrs Neil Boo (Chief Inspector)
Mr. & Mrs. Tom Batts
Mr.D. Johnston . (Chief Inspector)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553-3611

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام

۱۳ویں انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار

کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام ۱۳واں انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار مورخہ ۲۷ر جولائی ۲۰۰۰ء بروز جمعرات اسلام آباد میں صبح دس بجے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس سیمینار میں ۳۳ ممالک کے ۲۵۰ مندوبین نے شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امام صاحب نے افتتاحی خطاب میں مندوبین کو تبلیغ اور نئے احمدیوں کی تربیت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تبلیغ ایک ایسا عمل ہے جس کا تسلسل ایک معینہ مدت تک رہتا ہے۔ جیسے ہی اللہ تعالیٰ ایک نیا پھل عطا کر دیتا ہے تبلیغ کا یہ قدرتی عمل اس نو احمدی کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن تربیت کا عمل اس کے لئے جاری ہو جاتا ہے۔ اور یہ وہ عمل ہے جس کا تعلق پھر وقت سے مختص نہیں ہوتا بلکہ یہ ایسا دور ہے جو زندگی بھر چلتا چلا جاتا ہے۔

مکرم امام صاحب کے خطاب کے بعد سیمینار کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ و سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اس اجلاس کے موضوعات دیہات اور جزائر میں تبلیغ اور نئی صدی ۲۰۰۱ء کے آغاز میں ہر ملک کی کل آبادی کے دسویں حصہ تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے بارے میں تھا۔

ہر دو موضوعات پر مندوبین نے اپنے اپنے ملک میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور ایمان افروز واقعات کی روشنی میں طریق عمل بیان کئے۔ اور احمدیت کی روز افزوں ترقی کا بالتفصیل تذکرہ کیا۔

مکرم حافظ احسان سکندر صاحب نے بتایا کہ Benin میں گاؤں گاؤں میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے معلمین اور داعیان الی اللہ کے باقاعدہ گروپ بنائے جاتے ہیں اور متعلقہ علاقہ کے چیف کی اجازت سے تبلیغی دورے کئے جاتے ہیں۔

مکرم شیخ محمود احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ نے تبلیغی کوششوں کے ذکر میں بتایا کہ جب وہ تبلیغ کے لئے نکلتے ہیں تو وہ ایک پروگرام کے تحت تبلیغی مواد، ویڈیوز، کیسٹس، وی سی آر وغیرہ لے کر نکلتے ہیں۔ سواری کا بھی باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ اور لاؤڈ سپیکر سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ چیف کی اجازت سے جب ان علاقوں میں ہمارا وفد جاتا ہے تو وہاں کے باشندوں کو پتہ ہوتا ہے کہ ہم آرہے ہیں۔ اور وہ اس کے لئے باقاعدہ گرمجوشی سے استقبال کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

مکرم الحاج ابراہیم مبوئے، صدر مجلس انصار اللہ گیمبیا، مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت سیرالیون، مکرم وسیم احمد سروئہ آف بوسنیا مکرم سید کمال یوسف صاحب آف ڈنمارک، مکرم زبیر خلیل خان صاحب آف جرمنی، مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب آف جرمنی۔ مکرم ایاد عودہ صاحب آف جرمنی، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قازقستان، مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر آسام و بنگال، مکرم عبداللہ مانگا صاحب معلم تنزانیہ، مکرم رحمت شکور صاحب آف انڈونیشیا، مکرم شاہد احمد صاحب سعودی عرب، مکرم ھبۃ النور فرحاخن امیر جماعت ہالینڈ، مکرم ڈاکٹر شیخو تاموں صاحب آف سیرالیون اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کے تحریری بیان سمیت ان سب حضرات نے ان دو موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس سیمینار کے دوسرے اجلاس کے موضوعات تربیت سے متعلق تھے۔ مثلاً نئے احمدیوں کو کس طرح جماعت کا فعال حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ اور مجموعی لحاظ سے جماعت کی تربیت کیسے کی جا سکتی ہے۔ یہ اجلاس مکرم ھبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کی صدارت میں شروع ہوا۔ ان موضوعات پر مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ بلجیم۔ مکرم عبداللہ ہامش مبانگا صاحب آف تنزانیہ۔ .ایاد عودہ صاحب آف جرمنی، قریشی فیروز محی الدین صاحب آف سویڈن، مکرم جی ایم گوکر آف سیرالیون، مکرم زاہد قریشی صاحب شارجہ، استاد علی صاحب سینیگال، خالد گورایا صاحب پاکستان، مکرم علی رشیدی صاحب آف تنزانیہ، مکرم شاہد احمد صاحب سعودی عرب، مکرم زبیر خلیل خان صاحب جرمنی، مکرم سردار حمید احمد صاحب لندن، مکرم رحمت شکور صاحب انڈونیشیا، مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب جرمنی، مکرم امین جواہر صاحب ماریشس، ڈاکٹر شیخو صاحب آف سیرالیون۔ مکرم احمد سیرجا انڈونیشیا، مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب، جرمنی نے اپنے تجربات بیان کئے۔

اس تقریب کا آخری اجلاس مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب نائب سیکرٹری تبلیغ یو کے نے دن بھر کی جملہ کارروائی کا خلاصہ پیش کیا اور مکرم کلیم ایڈورڈ نے تربیت کے موضوع پر اپنی رپورٹ پیش کی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمدللہ تبلیغی سیمینار بہت مفید اور معلومات افزا تھا۔ ہر موضوع پر مندوبین نے بہت گہرائی سے سیر حاصل خیالات کا اظہار کیا۔ جو واقعات بیان ہوئے وہ بہت ایمان افروز تھے۔ تبلیغ اور تربیت کے میدان میں جن تجربات کا مندوبین نے ذکر کیا اس سے اپنے اپنے حالات کے مطابق فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے جو بھی آپ بیج بوئیں اول اسے صحت مند ہونا چاہئے۔ پھر اس کی نشوونما کے لئے اسے ہر قسم کے کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنا ضروری ہے تاکہ صحت مند بیج سے صحت مند پھل حاصل ہوں۔ مکرم امیر صاحب نے آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جو تعلیم و تربیت، تبلیغ و اشاعت کی اہمیت پر مشتمل تھا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر احمدی ساری دنیا میں پھیل جائیں مگر ماحول وہی رہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ فائدہ اس میں ہے کہ اسلامی روح اور اسلامی ماحول پیدا کیا جائے۔

یہ بابرکت تقریب بعد دعا اختتام کو پہنچی۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

ہزاروں آنکھوں کی ترجماں ہوں
ہزاروں چہروں کا آئینہ ہوں
نظر کی اک روبرو جھلک کے
جو منتظر ہیں، تڑپ رہے ہیں
وفا کے پیکر
روش روش کو
جو تک رہے ہیں
غم جدائی میں پک رہے ہیں
جہاں کے باسی ہیں سخت بے کل
کہ آئے
ان کو بھی یہ خبر کہ
تمہیں مبارک ہو سننے والو
ملن کے دن اب قریب تر ہیں
میں ایسے جذبوں کی نامہ بر ہوں
میں اُس نگر کی پیامبر ہوں......

......☆......☆......

عقیدتوں کے عجب نگر میں
یہ لوگ جو
چھو رہے ہیں دامن
جو دے کے بوسہ محبتوں سے
سمجھ رہے ہیں کہ
پائی لذت
ملے جو شاید مجھے ملن پر
کسی پیارے کی چاہتوں سے
تو مل گیا گو انہیں بھی حصہ
عنائیوں سے
رفاقتوں کا،
میرے جو سر پر ہے شفقتوں کا،
خدا کے فضلوں کا،
رحمتوں کا۔
خلوص سے یوں میں تر بہ تر ہوں
میں اُس نگر کی پیامبر ہوں......

......☆......☆......

سمندروں پار ہم ہماوہ
جو چھوڑ آئے ہیں بہتی آنکھیں
وہ بھیگے دامن جو
کہہ رہے تھے
ہمارے پیاروں کے نام کہنا
ہماری ڈھیروں دعاؤں کا تم پیام کہنا
سلام کہنا
یہ خوش نصیبی تمہیں مبارک
کہ جا رہی ہو، ملن کی گھڑیوں کو پا رہی ہو
میں بہتی ندیا کا ہوں کنارا
جو اِس طرف بھی جو اُس طرف بھی
میں دونوں جانب سے ہم سفر ہوں،
نگر نگر کی پیامبر ہوں......

(بشریٰ ہما)

جماعت احمدیہ برطانیہ کی ۲۱ویں مجلس مشاورت کا انعقاد

(رپورٹ: ناصر پاشا)

جماعت احمدیہ برطانیہ کی اکیسویں مجلس شوریٰ بتاریخ ۲ و ۳ رجون ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ و اتوار مسجد بیت الفتوح مورڈن میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے جماعتوں کے منتخب نمائندگان کے علاوہ مرکزی نمائندگان، خصوصی مدعوئین، ریجنل صدران اور ریجنل مبلغین بھی شامل ہوئے۔ نیز پردے کی رعایت سے لجنہ اماء اللہ کی نمائندگان بھی شامل ہوئیں اور انہوں نے بوقت ضرورت کارروائی میں حصہ بھی لیا۔ تمام نمائندگان کو بہت پہلے سے مجلس شوریٰ سے متعلق تمام ضروری تفاصیل بھجوادی گئی تھیں جنہیں نہایت عمدگی سے ایک کتاب کی شکل دی گئی تھی۔ اس کتاب میں مجلس شوریٰ کا پروگرام، مجلس شوریٰ کے قواعد و ضوابط، نمائندگانِ شوریٰ کے لئے ہدایات، مجلس شوریٰ کا ایجنڈا، مجوزہ بجٹ برائے سال ۲۰۰۰ء تا ۲۰۰۱ء، جماعت احمدیہ برطانیہ کی آئندہ سال میں اہم تقاریب کا کیلنڈر اور مجلس شوریٰ کے شرکاء کی فہرست شامل تھی۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی سالانہ رپورٹ کی ایک ایک کاپی بھی مہیا کی گئی تھی۔ یہ تفصیلی رپورٹ مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب جنرل سیکرٹری نے بڑی محنت سے تیار کی تھی اور اس میں جماعت کے مختلف شعبہ جات کے علاوہ ذیلی تنظیموں، ہومیو پیتھی سیکشن، ہیومینٹی فرسٹ، قضا بورڈ اور بیت الفتوح پراجیکٹ کے بارہ میں تفصیلی معلومات پیش کی گئی تھیں۔

مجلس شوریٰ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ۲ رجون کی صبح قریباً ساڑھے نو بجے مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب نے کی۔ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ پھر گزشتہ سال منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز اور اُن پر عمل درآمد کی رپورٹس متعلقہ سیکرٹریان کی طرف سے پیش کی گئیں۔ اس موقع پر مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تبلیغی مساعی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم چودھری ناصر احمد صاحب سیکرٹری جائیداد نے زیادہ سے زیادہ مساجد کی تعمیر سے متعلق اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ نے یتیموں، بیواؤں اور بے کسوں کو سنبھالنے کے بارہ میں کئے جانے والے فیصلوں کی تنفیذ سے مجلس شوریٰ کو آگاہ کیا۔ اسی طرح مکرم شیخ عشرت علی صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ اور مکرم نثار احمد بٹ صاحب سیکرٹری مال نے بھی رپورٹس پیش کیں۔ اس کے بعد مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوکے نے شوریٰ سے متعلق متفرق امور بیان کئے، شوریٰ کا ایجنڈا پیش کیا اور مسترد ہونے والی تجاویز پڑھ کر سنائیں نیز گزشتہ سال منعقد ہونے والی بیسویں مجلس شوریٰ کی رپورٹ کی منظوری بھی حاصل کی۔

مکرم و محترم امیر صاحب نے اپنے تفصیلی افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی گزشتہ ایک سال میں اہم کامیابیوں کا مختصر ذکر کیا جن میں سرفہرست مسجد بیت الفتوح مورڈن کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب تھی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مجلس شوریٰ کے انعقاد کے وقت تک یہ مسجد تکمیل کے مراحل طے کرچکی ہوگی۔ اسی طرح بیت الفتوح کے احاطہ میں دفاتر کا افتتاح بھی حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے عمل میں آچکا ہے اور مختلف شعبہ جات نے یہاں کام بھی شروع کردیا ہے۔ نیز انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کے ایک فیصلہ کے مطابق انگلستان میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے قیام کے لئے حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم مولانا لئیق احمد صاحب طاہر کو پرنسپل بھی مقرر فرمادیا ہے اور اس سلسلہ میں پیش رفت جاری ہے۔

مکرم امیر صاحب کا خطاب قریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال مجلس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز کے قابل عمل ہونے کے بارہ میں اگرچہ طریق کار طے کرلیا گیا تھا لیکن میرے خیال میں اُن پر اُس طرح عمل نہیں کیا جاسکا جس طرح کہ کیا جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے جماعت میں مختلف تربیتی امور کے بارہ میں اعداد و شمار کے حوالہ سے بیان کیا کہ ہمیں اپنی آئندہ نسل کو سنبھالنے کے لئے سنجیدگی سے کوشش کرنا ہوگی اور اپنے گھروں کو بچانے، ازدواجی جھگڑوں سے بچنے اور دیگر مسائل کو حل کرنے کے لئے جماعتی روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے شفقت، محبت اور استقلال کے ساتھ ایک مسلسل کوشش ہر سطح پر کرنی چاہئے۔ نیز ہماری سوچ کا انداز مثبت ہونا چاہئے نہ کہ منفی کیونکہ تنقیدی سوچ کے ساتھ بہتری اور ترقی کی طرف سفر کرنا یقیناً ایک مشکل کام ہے۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اگر ہم کوئی ایسا فعل سرزد ہوتا ہوا دیکھیں جو درست نہ ہو تو ہمیں اُس کی نشاندہی کرنی چاہئے اور ہمارا یہ طریق نہیں ہونا چاہئے کہ غلط کام سے صرف نظر کرتے ہوئے اُسے وقت کے حوالہ کردیا جائے۔

اس کے بعد سب کمیٹیوں کی تشکیل کا مرحلہ بخیروخوبی طے پایا۔ اس موقع پر محترم امیر صاحب کی معاونت مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ریجنل صدر مڈلینڈر ریجن نے کی۔ بنیادی طور پر چار سب کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ پہلی سب کمیٹی نے شعبہ تبلیغ کے ضمن میں پانچ تجاویز پر غور کیا۔ جبکہ دوسری سب کمیٹی نے شعبہ تعلیم کے حوالہ سے ایک اور تیسری سب کمیٹی نے تربیت اور رشتہ ناطہ کے شعبہ جات کے حوالہ سے دو تجاویز پر غور کیا۔ چوتھی سب کمیٹی میں مالی معاملات پر بحث ہوئی۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا جس کے بعد سب کمیٹیوں کے اجلاسات کا انعقاد عمل میں آیا۔ سب کمیٹیوں کے اجلاسات شام چھ بجے کے بعد ختم ہوئے جس کی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی کرنا پڑی اور سب کمیٹیوں کی سفارشات پر بحث آئندہ روز کے لئے ملتوی کردی گئی۔

پروگرام کے مطابق شام سات بجے سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نمائندگان مجلس شوریٰ کی مجلس عرفان منعقد ہونا تھی لیکن حضور انور کے بیرون ملک سفر کی وجہ سے ایک خصوصی اجلاس کا اہتمام کیا گیا جو محترم امیر صاحب کی زیر صدارت مکرم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے آئس لینڈ میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے سلسلہ میں حال ہی میں کی جانے والی مساعی کی ایمان افروز تفصیلات بیان کیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۱۹۸۷ء میں آئس لینڈ سے تعلق رکھنے والے ایک طالبعلم نے گلاسگو میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی اور اُن کا اسلامی نام "لطف الرحمٰن" رکھا گیا تھا۔ قریباً تیرہ سال بعد مکرم امام صاحب اور مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب نے آئس لینڈ جانے سے قبل جب محترم ڈاکٹر لطف الرحمٰن صاحب سے رابطہ قائم کیا تو اُنہیں احمدیت پر اخلاص کے ساتھ قائم پایا چنانچہ اُن کے تعاون اور کوششوں سے آئس لینڈ میں تبلیغی کوششوں کا باقاعدہ آغاز کرنے کے لئے آپ دونوں قریباً ایک ہفتہ کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ اس بارہ میں ایک تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارہ میں شامل اشاعت کی جائے گی۔

مکرم امام صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نونن صاحب نے بھی مختصراً اس سفر کے دوران خداتعالیٰ کے خاص فضلوں کا ذکر کیا اور بیان کیا کہ معجزانہ رنگ میں بعض امور میں کامیابی حاصل ہوئی جبکہ آپ مایوس ہوچکے تھے۔

پھر مکرم چودھری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ چیئرمین بیت الفتوح کمیٹی نے مسجد کے لئے جگہ کی خرید اور تعمیر کے سلسلہ میں ہونے والی پیش رفت سے حاضرین کو آگاہ کیا کہ کس طرح ہر مرحلہ پر پیدا ہونے والی مشکلات خداتعالیٰ کے فضل سے خود بخود حل ہوتی چلی گئیں۔ انہوں نے ضمناً بیان کیا کہ اس پراجیکٹ کی تکمیل تین حصوں (Phases) میں ہوگی۔ پہلے حصہ میں دفاتر کا قیام، دوسرے میں مسجد کی تعمیر اور تیسرے میں فلیٹس کی تعمیر ہے۔ پہلے حصہ کی تکمیل ہوچکی ہے جس پر اخراجات اٹھارہ لاکھ پاؤنڈ آئے ہیں جبکہ اس حصہ کی تعمیر میں نصف سے زائد رقم کی بچت کی گئی ہے۔

اس کے بعد پہلے روز کے اجلاسات کی کارروائی اختتام کو پہنچی اور حاضرین نے نمازیں ادا کرنے کے بعد رات کا کھانا کھایا۔ بیرونی شہروں سے تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کا انتظام مختلف جگہوں پر کیا گیا تھا۔

مجلس شوریٰ کے دوسرے روز کی کارروائی کا آغاز محترم امیر صاحب کی زیر صدارت صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نے کی اور آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈیوڈ ڈِک صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد سب کمیٹیوں کی رپورٹس پیش ہوئیں۔ سب سے پہلے تبلیغ سب کمیٹی کی رپورٹ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب (چیئرمین سب کمیٹی) نے پیش کی۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر حامداللہ خان صاحب ریجنل صدر نے محترم امیر صاحب کی معاونت کی۔ تبلیغ سب کمیٹی پر بحث مکمل ہونے کے بعد چائے کا وقفہ ہوا اور پھر تربیت و رشتہ ناطہ کے لئے قائم کی جانے والی سب کمیٹی کی رپورٹ (چیئرمین سب کمیٹی) مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب نے پیش کی۔ اس دوران مکرم سید عارف ناصر صاحب نے محترم امیر صاحب کی معاونت کی۔ دوپہر کے کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد تعلیم سب کمیٹی کی رپورٹ مکرم نصیر احمد قمر صاحب (چیئرمین سب کمیٹی) نے پیش کی۔ اس دوران مکرم ڈاکٹر عمران احمد صاحب نے محترم امیر صاحب کی معاونت کی۔ آخر میں فنانس سب کمیٹی کے چیئرمین مکرم ڈاکٹر طارق احمد باجوہ صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے محترم امیر صاحب کی معاونت کی۔

شام سوا چار بجے محترم امیر صاحب نے مجلس شوریٰ میں اپنے اختتامی خطاب کا آغاز کیا۔ آپ نے شوریٰ کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے بعد شرکاء پر زور دیا کہ وہ اس نیت کے ساتھ واپس جائیں کہ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کے مطابق اپنی زندگیوں کے لائحہ عمل میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ محترم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے اُن مخلصین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست بھی کی جو گزشتہ سال میں ہم سے جدا ہوگئے ہیں اور ان میں خصوصیت سے محترم نذیر احمد ڈار صاحب، محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ اور محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب آف ہارٹلے پول اپنی خدمات کے باعث نمایاں ہیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کی اکیسویں مجلس شوریٰ کا باقاعدہ اختتام قریباً پانچ بجے شام دعا کے ساتھ ہوا جو محترم امیر صاحب نے کروائی۔

مجلس شوریٰ ۲۰۰۰ء میں ۷۳ر جماعتوں سے قریباً ۳۰۰ر نمائندگان شامل ہوئے جبکہ مدعوئین خصوصی اور مرکزی نمائندگان اس کے علاوہ ہیں۔ بہت سے افراد نے زائرین کے طور پر بھی شرکت کی۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ (مینیجر)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چوبیسواں جلسہ سالانہ

کینیڈا کے دور دراز شہروں، امریکہ اور دیگر ممالک سے چھ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

کینیڈین میڈیا کے خوش کن تاثرات

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی - کینیڈا)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا چوبیسواں جلسہ سالانہ ۳۰ر جون ۲۰۰۰ء کو بروز جمعۃ المبارک شروع ہو کر ۲ر جولائی بروز اتوار اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سالانہ سے قبل مقامی اخباروں نے پورے صفحہ کے اعلان باقاعدگی سے شائع کئے اور بعض اخباروں نے جلسہ سالانہ کی کارروائی کو جلی سرخیوں سے مع تصاویر شائع کیا۔ کینیڈین میڈیا نے خبروں کے دوران جلسہ سالانہ کی چند جھلکیاں بھی دکھائیں۔

بیت الاسلام کے وسیع و عریض حلقہ میں لوائے احمدیت، کینیڈا اور دیگر ممالک کے جھنڈے لہراتے رہے۔ مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کو نہایت خوبصورت رنگ برنگ جھلمل کرتے ہوئے قمقموں سے سجایا گیا۔ مسجد کے مینار اور گنبد پر بھی رنگ برنگے قمقمے جگ مگ کرتے رہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی نمائندہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے اس جلسہ میں شمولیت فرمائی اور اپنے جلیل القدر، جامع، مبسوط، علمی، تحقیقی اور ایمان افروز خطابات سے نوازا۔

جلسہ سالانہ میں کینیڈا کے دور دراز شہروں کے علاوہ بیرون ملک اور امریکہ کی مختلف ریاستوں سے چھ ہزار سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی۔ ان ایام میں محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق بارش کا قوی امکان تھا کیونکہ جلسہ سالانہ سے قبل کم و بیش روزانہ بارش ہوتی رہی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ایام میں موسم خوشگوار رہا اور بارش نہیں ہوئی اور اس سہ روزہ جلسہ سالانہ کے چاروں اجلاس بہت کامیاب و کامران رہے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کی تیاریاں تو کئی ماہ پہلے سے ہی شروع ہو جاتی ہیں لیکن آخری ہفتہ میں خوب زور شور سے کام شروع ہوا۔ جلسہ سالانہ کے تمام امور کو احسن طور سے انجام دینے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے جن میں رجسٹریشن، استقبال، خدمت خلق، ضیافت و مہمانوازی، آب رسانی، صفائی، ٹرانسپورٹ، رہائش، طبی امداد، اشیاء گمشدہ، نمائش، بک سٹال، اشیائے خورونوش اور مشروبات کا بازار وغیرہ شامل ہیں جبکہ جلسہ گاہ کے وسیع و عریض انتظامات کے لئے تزئین و زیبائش، اسٹیج، تراجم، ایم ٹی اے، کنٹرول روم، بینرز، سامعین کرام، معزز مہمانوں کے لئے سیٹوں کا مناسب اہتمام قابل ذکر ہیں۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICAL NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

رضاکاروں سے خطاب

۲۷ر جولائی کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں شام سات بجے رضاکاروں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب مہمان خصوصی نے رضاکاروں سے خطاب فرمایا اور ان کو بیش قیمت نصائح سے نوازا جن کا تعلق مہمان نوازی، حسن خلق، اطاعت، صبر و تحمل اور باہمی تعاون سے تھا۔

پہلا دن۔ خطبہ جمعہ

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، وکیل اعلیٰ، نمائندہ خصوصی نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قرآن مجید پر ایک نہایت علمی، تحقیقی، جامع اور مبسوط مقالہ پیش کیا۔

پہلا اجلاس

مکرم چوہدری صاحب موصوف نے پہلے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ آپ نے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر اس کے جملہ تقاضوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور حسن خلق کا اعلیٰ گوہر، مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر و مشنری انچارج کینیڈا کی تھی۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی نہایت پیاری حدیث بیان کی جس سے والدین سے حسن سلوک، عفت اور امانت و دیانت کے خوبصورت درس ملتے ہیں۔

تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمن صاحب کی تھی۔ فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے متعلق بائبل کی شہادات کے موضوع پر عالمانہ خطاب کیا۔

جمعۃ المبارک کے روز رات کے اجلاس میں نومبایعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے جن میں دو انگلش کینیڈین، فرنچ کینیڈین، سری لنکن، افغانی، جاپانی، بنگلہ دیشی اور Ecuadorian احمدی دوست تھے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی تمام تقاریر اردو میں تھیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے فرمائی۔

اس اجلاس میں مکرم مولانا طارق اسلام صاحب نے "آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ"، مکرم مولانا محمد اشرف صاحب عارف نے "ذکر حبیب علیہ الصلوۃ والسلام" اور مکرم میاں ندیم محمود صاحب نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں صحبت صادقین کے موضوع پر ایمان افروز جامع مقالہ پیش فرمایا۔

تیسرا اجلاس

اس روز تیسرے اجلاس کی صدارت مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے فرمائی۔ جلسہ سالانہ کی روایات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر دوران سال اٹھارہ وفات پانے والوں کے لئے مکرم کرنل ولدار احمد صاحب نے دعائے مغفرت کا اعلان کیا۔

اس اعلان کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی "حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت قدسیہ" کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

دوسری تقریر ہمارے کینیڈین دوست مکرم عطاء الواحد صاحب Vern Lahaya کی تھی۔ آپ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، ان کی خصلتوں اور عادات کا ذکر کیا اور ان عادات کے بارہ میں اسلامی تعلیم بیان کی۔

بعدہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے "جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے مستقبل کی راہیں" کے موضوع پر عالمانہ خطاب فرمایا۔ آپ نے دعوت الی اللہ، صنعت و تجارت، تعلیم و تربیت اور تقویٰ میں ترقی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا نہ دولت اچھی، نہ علم اچھا بس اللہ کا فضل اچھا ہے اور اسی کو حاصل کرنے کی ہمیشہ تمنا ہونی چاہئے۔

مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے روشن مستقبل کے بارہ میں اپنے خوش کن تاثرات بیان فرمائے۔

تیسرا دن۔ اختتامی خطاب

اتوار کے روز آخری اجلاس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت لوگوں کی کثیر تعداد تھی جن میں وکلاء، پروفیسر، تاجر، صنعت کار، صحافی، سفارت خانوں کے کونسلرز، شہروں کے میئرز اور کونسلرز، صوبائی اور وفاقی ممبران پارلیمنٹ اور وزراء شریک تھے۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اختتامی اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اس اجلاس میں کینیڈین احمدی پروفیسر ڈاکٹر احمد جمال صاحب Professor Dr. Forbee Blyth نے حضور ایدہ اللہ کی کتاب Revelation,Rationality,Knowledge & Truth پر مبسوط تبصرہ پیش کیا۔

دوسری تقریر مکرم پیر وحید احمد صاحب کی تھی۔ آپ نے "اسلام اتحاد عالم کی ایک غیر معمولی قوت" کے موضوع پر عالمانہ روشنی ڈالی۔

تقسیم علم انعامی

ان تقاریر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی تقسیم علم انعامی کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ وینکوور کو علم انعامی عنایت فرمایا اور دیگر مجالس میں اسناد تقسیم فرمائیں۔

معزز مہمانوں کے خطاب

اس تقریب کے بعد وفاقی، صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے ممبروں اور مقامی میئرز نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کی کامیابی اور کامرانی کی مبارکباد دی اور اپنے تاثرات بیان کئے اور غیر معمولی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

کینیڈا کے Federal Finance Minister عزت مآب جناب Paul Martin نے اس جلسہ میں پہلی مرتبہ شمولیت کی۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک پر شوکت اقتباس پڑھا اور کہا کہ آپ نے آج سے ایک سو سال قبل قیام امن کے لئے نہایت خوبصورت اور سنہرے اصول بیان کئے اور کہا کہ وہ عنقریب دنیا کے آٹھ بڑے ملکوں کی کانفرنس میں شرکت کرنے والے ہیں۔ وہ اس کانفرنس میں حضرت احمد علیہ السلام کے ان سنہرے اصولوں کا خصوصیت سے ذکر کریں گے۔ انہوں نے بڑے زور سے فرمایا کہ اگر دنیا حضرت احمد علیہ السلام کے اس پیغام پر کان دھرتی تو نہ پہلی جنگ عظیم ہوتی، نہ دوسری جنگ عظیم ہوتی، نہ کوئی لڑائی ہوتی اور دنیا امن کا گہوارہ بن جاتی۔

اختتامی خطاب

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کے خصوصی نمائندہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، وکیل اعلیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے اسلام اور حقوق انسانی کے موضوع پر نہایت جامع اور مبسوط مقالہ پیش فرمایا۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے خطابات، نومبایعین کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات اور آخر اجلاس کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست سنی اور دیکھی گئی۔

مستورات کے جلسہ گاہ کی چند جھلکیاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں تین ہزار سے زائد خواتین نے شمولیت کی۔ مستورات کے جلسہ گاہ میں تین اجلاس ہوئے اور ان میں مختلف موضوعات پر اردو و انگریزی میں

تقاریر ہوئیں۔ پہلے اجلاس میں محترمہ نجم السحر محمود صاحبہ اور محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء کتاب "خطبہ الہامیہ اور اس کے پس منظر" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

دوسرے دن دوسرے اجلاس میں محترمہ امۃ الصبور احمد صاحبہ اور محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ نے "جَآءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ تیسری تقریر محترمہ سعدیہ مہدی صاحب کی تھی۔ آپ نے بیسویں صدی میں قرآنی پیشگوئیوں کا ظہور" کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ چوتھی تقریر "حضرت سیدہ امۃ المتین صاحبہ کی سیرت" پر تھی جو محترمہ حنا ملک صاحبہ اور محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے کی۔

دوسرے دن شام کے وقت تیسرے اجلاس میں پہلی تقریر احمدی بوزنین بہن محترمہ تانیہ خان صاحبہ نے کی۔ آپ نے "اخلاقیات کے متعلق اسلامی تعلیم" پر روشنی ڈالی۔ بعدہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے "بچوں کی تربیت" کے موضوع پر پر مغز صدارتی خطاب فرمایا۔

تیسرے دن آخری اجلاس میں "دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات" کے موضوع پر محترمہ مبارکہ میاں صاحبہ اور محترمہ عطیہ شریف صاحبہ نے خطاب کیا۔

ان کے بعد مہمان خصوصی پارلیمنٹ کی ممبر محترمہ Jean Austin نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں چھ ہزار سے زائد احباب و خواتین نے شرکت کی اور حضور انور کے نمائندہ خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی نئے عزم اور ولولے کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب بنائے اور اس میں شمولیت کرنے والوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

الفضل انٹر نیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

عمدہ، تازہ اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز

ربوہ کی مشہور دکان پنجاب سویٹس والے اب ٹوٹنگ (لندن) میں بھی آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں

PUNJAB SWEETS

172-Upper Tooting Road
Tooting London SW17 7ER
Tel: 020 8767 3535
Fax: 020 8767 5623

ادرک

خوش ذائقہ ۔ مفید دوا

(ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر)

یہ ایک جڑ ہے جو زمین کے اندر ہوتی ہے۔ تر و تازہ کو ادرک، خشک کو سونٹھ، عربی میں زَنْجَبِیْل اور انگریزی میں جنجر (Ginger) کہتے ہیں۔ اس کی تاثیر گرم و خشک ہے۔

خواص

زَنْجَبِیْل کے خواص کے بارہ میں ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رو سے زَنْجَبِیْل وہ دوا ہے جس کو ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں اور حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے۔ اور اس کا زَنْجَبِیْل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے اور ایسی گرمی پہنچاتی ہے کہ جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

تفصیلی خواص

ہاضمہ کو طاقت دیتی ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے، بھوک پیدا کرتی ہے، بلغم اور معدہ کی فاسد رطوبتوں کو خارج کرتی ہے۔ نیز ان کی پیدائش کو روکتی ہے۔ اجابت و پیشاب کھلا لاتی ہے۔ معدہ کو طاقت دے کر اس کی استعداد کار کو بڑھاتی ہے۔ جسم میں حرارت غریزی پیدا کرتی ہے یعنی ایسے لوگ جن کا جسم سرد رہتا اور بلڈ پریشر کم رہتا ہو جسم میں ضعف و نقاہت کی شکایت رہتی ہو اعصاب سست اور تھکے رہتے ہوں، ذہن و حافظہ کمزور ہو، طبیعت پژمردہ رہتی ہو تو ان سب علامات و عوارض کے ازالہ کے لئے مفید ہے۔

یوں تو ایسے تمام عوارض کے لئے جو ریح اور سردی کے سبب وجود میں آتے ہیں (ہر عمر میں) مفید ہے تاہم چالیس سال کی عمر کے بعد پیدا ہونے والے اکثر و بیشتر عوارض میں حد درجہ مفید ہے۔ سرد مزاجوں اور عمر رسیدہ لوگوں کے لئے اس کا مداومت کے ساتھ استعمال نہ صرف مذکورہ بالا امراض کا ازالہ کرتا ہے بلکہ تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔ ویسے تو یہ (حسب مزاج و طبیعت) ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے تاہم اس کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ سرما میں گرم مزاج لوگ بھی (بلحاظ طبیعت و ضرورت) استعمال کر سکتے ہیں۔ جبکہ سرد مزاج ہر موسم میں بلا تردد اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ریح اور بادی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماریوں مثلاً جوڑوں کا درد لنگڑی کا درد (Sciatica)، درد نقرس (Gout)، کمر درد، سردی کے درد کا استسقاء (Dropsy)، موٹاپا، بواسیر (Piles) بلغمی دمہ و کھانسی کے لئے مفید ہے۔ یہ اعصاب کو طاقت و تحریک دیتی ہے لہٰذا ضعف اعصاب، فالج، لقوہ، جوڑوں کے درد، خوردنی اور مقامی طور پر (بطور مالش) اس کا استعمال مفید ہے۔

ادرک کے استعمال کے مختلف طریق

☆...... کسی بھی سالن میں ملا کر استعمال کی جا سکتی ہے۔

☆...... ادرک کو چھیل کر کوٹ کر گھی میں بھون کر ہلکا نمک مرچ ملا کر بطور سالن کے استعمال ہو سکتی ہے۔ نمک مرچ کی بجائے شہد یا چینی بھی ملائی جا سکتی ہے۔

☆...... جوسر (Juicer) کی مدد سے اس کا رس نکال کر تین گنا چینی ملا کر آگ پر قوام کر کے رکھ لیتے ہیں اور اسے دن میں کئی مرتبہ چاٹتے ہیں۔ یہ چٹنی خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ سردی کے نزلہ، زکام، کھانسی، دمے، گلے کی خرابی، آواز کی خرابی، جوڑوں کے درد اور دیگر امراض جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں سب میں مفید ہے۔

☆...... ادرک کا جوس اور لیموں کا جوس ہم وزن ملا کر چاٹنے سے ہاضمہ قوی ہو جاتا ہے اور بھوک خوب لگتی ہے۔ یہ طریق گرم مزاجوں کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

☆...... ادرک کو اچار و مربہ کی صورت میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ادرک کا اچار

ادرک کو اچھی طرح دھو کر صاف کر لیں اور مناسب ٹکڑے اور کاشیں کاٹ لیں۔ ایک کلو کاشوں کے لئے درج ذیل اشیاء درکار ہوں گی:

پسا ہوا نمک ۱۲۰ گرام، پسی ہوئی میتھی ۳۰ گرام، گودہ املی ۳۰ گرام، پسی ہوئی سرخ مرچ ۳۰ گرام، پسی ہوئی سیاہ مرچ ۳۰ گرام۔

کاشوں میں نمک ڈال کر ان کو کسی صاف مرتبان میں رکھ لیں اور چار پانچ دن تک دھوپ میں رہنے دیں یہاں تک کہ کاشیں پیلی ہو جائیں۔ اس کے بعد اوپر لکھے ہوئے اجزاء کو مرتبان میں تھوڑے سے سرسوں کے خالص تیل کے ساتھ ملا کر ڈال دیا جائے اور ہلکے ہلکے ہلا دیا جائے۔ اس کے بعد پھر اس مرتبان میں مزید سرسوں کا تیل ڈال دیا جائے تاکہ سب اجزاء تیل میں بخوبی ڈوب جائیں۔ ڈھکنا بند کر کے مرتبان کو دو تین دن دھوپ میں رکھا رہنے دیا جائے۔

ادرک کا مربہ

ادرک کو دھو کر صاف کریں اور چھلکا اتار لیں اور پانی میں جوش دیں۔ اس کے بعد تھوڑا سا نمک ملا کر خوب جوش دیں۔ جب نرم ہو جائے تو نکال لیں اور چینی کا قوام (چاشنی) بنا کر ملا لیں۔ دوسرے روز اگر قوام پتلا ہو جائے تو مع ادرک قوام کو دوبارہ صحیح کر لیں۔ مقدار خوراک دس گرام سے بیس گرام۔

اگر ادرک میسر نہ آسکے تو سونٹھ کو کسی برتن میں رکھ کر نمدار ریت میں دبائیں اور روزانہ پانی چھڑکتے رہیں۔ اکیس روز کے بعد نکال کر چھری یا چاقو کی مدد سے چھیل کر چھلکا اتار لیں اور مذکورہ طریق پر مربہ تیار کریں۔ مربہ ادرک گرم مزاجوں کے بھی موافق آ جاتا ہے کیونکہ اس میں گرمی کی تاثیر نسبتاً کم ہوتی ہے۔ مربہ کا شیرہ موسم گرما میں ٹھنڈے پانی میں ملا کر بطور خوش ذائقہ مشروب استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ادرک کا مقامی استعمال

روغنِ ادرک جوسر کی مدد سے ادرک کا رس نصف لیٹر نکالیں اور سرسوں کے خالص تیل 1/4 لیٹر میں ملا کر دیگچی میں ڈالیں اور آگ پر خوب پکائیں۔ جب پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اتار لیں۔

فوائد: ریاحی دردوں، جوڑوں کے درد، جوڑوں کی سختی، فالج لقوہ نیز بالچر میں اس کا مقامی استعمال بطور مالش مفید ہے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹؍جولائی بروز ہفتہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں مکرم میجر عبدالرحمٰن مغل صاحب آف راولپنڈی ابن مکرم عبدالعزیز مغل صاحبؓ آف لاہور کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ مورخہ ۲۴؍جولائی ۲۰۰۰ء بروز سوموار جلسہ میں شرکت کے لئے لندن پہنچے اور ہارٹ اٹیک سے ۲۶؍جولائی کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور کچھ عرصہ کے لئے "ریویو آف ریلیجنز" کے لئے کام کرتے رہے ہیں۔ آپ مکرمہ آمنہ صدیقہ منان صاحبہ آف لندن کے بھائی تھے۔ ۵ بیٹیاں اور ۳ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں

اسی موقع پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆...... مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز مغل صاحبؓ آف لاہور۔ والدہ آمنہ صدیقہ منان صاحبہ آف لندن ۱۹۹۲ء کو وفات پائی۔ موصیہ تھیں۔

☆...... مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت عبدالعزیز مغل صاحبؓ اہلیہ مرزا محمد سرور صاحب کراچی۔

۱۳؍جون کو وفات پائی۔ مرحومہ نیک مخلص خاتون تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

☆...... مکرم شیخ فضل حق صاحب آف کوئٹہ۔ والد مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ۔

آپ نے ۹۰ سال کی عمر میں ۲۳؍جون کو کراچی میں وفات پائی۔ آپ سٹی بلوچستان کے ۴۰ سال تک صدر رہے۔ مخلص فدائی احمدی تھے۔ دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

☆...... مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ (ہمشیرہ امۃ الجمیل کھوکھر صاحبہ آف کراچی) اہلیہ مرزا لطف الرحمٰن صاحب سابق مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ۔ امریکہ میں وفات ہوئی۔ نیک مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت قاضی ضیاءالدین صاحبؓ

حضرت قاضی صاحبؓ ۱۸۴۳ء میں قاضی کوٹ (ضلع گوجرانوالہ) میں جناب قاضی غلام احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپؓ اپنے والدین کے ہاں گیارہ لڑکیوں کے بعد پہلی نرینہ اولاد تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی پیدائش سے قبل ہی آپکے والد صاحب کو بشارت دی تھی کہ اُن کے ہاں بیٹا ہوگا جس کا نام ضیاءالدین ہوگا۔ اُنہیں اس بشارت پر اس قدر یقین تھا کہ آپؓ کی پیدائش سے پہلے ہی وہ اپنی اہلیہ کو "ضیاء کی والدہ" کہا کرتے تھے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳؍ستمبر ۹۹ء میں حضرت قاضی ضیاءالدین صاحبؓ کا ذکر خیر مکرم احسان اللہ دانش صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت قاضی صاحبؓ کا درمیانہ قد، گول چہرہ اور روشن آنکھیں تھیں۔ رنگ سانولا تھا۔ لباس بہت سادہ ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کا عطا کردہ ایک کوٹ بھی پہنا کرتے تھے۔

آپؓ کو بزرگوں کی زیارت کا بہت شوق تھا اور حضرت مولوی عبداللہ غزنوی صاحب سے عقیدت ہونے کی وجہ سے امرتسر میں آمدورفت تھی۔ اس آمدورفت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کا علم ہوا چنانچہ فروری ۱۸۸۴ء میں قادیان پہنچے۔ آپؓ نے اُسی زمانہ میں شناخت کرلیا کہ یہی وہ منزل مقصود ہے جس کی انہیں تلاش تھی۔ چنانچہ واپس جاتے ہوئے کالی سیاہی سے مسجد اقصیٰ کی دیوار پر آپؓ نے ایک فارسی عبارت تحریر کی جس کا مضمون یہ تھا کہ میری والدہ جو بوڑھی اور ضعیفہ ہیں، نہ ہوتیں تو مَیں، حضرت مرزا صاحب کی معیت سے جدا نہ ہوتا۔

۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء کو چالیسویں نمبر پر بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کو بہت ابتلاء پیش آئیں گے، سو ایسا ہی ہوا اور بیعت سے واپسی کے سفر کے دوران ہی آپؓ کو اپنی اہلیہ کی بیماری کی اطلاع ملی جو گیارہ ماہ اذیت میں رہ کر وفات پاگئیں۔ اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے دو بچے بھی بیمار ہوکر فوت ہوگئے۔ مخالفت تھی کہ بڑھتی ہی جارہی تھی۔ آپؓ نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو حضور نے جواباً نصیحت کرنے کے بعد فرمایا کہ "خدا تعالیٰ ان تمام مصیبتوں سے مخلصی عنایت کردیگا، دشمن ذلیل و خوار ہوں گے"۔ حضور نے بعد ازاں اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں آپؓ کے حوالہ سے نشانات کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز کتاب "نزول المسیح" میں چار پیشگوئیوں کے گواہ کے طور پر بھی آپؓ کا نام تحریر فرمایا ہے۔

جب آپؓ کا اپنے علاقہ میں مقاطعہ جاری تھا تو حضور کے ارشاد پر قادیان آگئے اور ایک معمولی سی دوکان کرلی۔ آپؓ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ آپؓ کے جسمانی باپ کا نام بھی غلام احمد ہے اور روحانی باپ کا نام بھی غلام احمد ہے۔ آپؓ کے دو بیٹوں کو بھی ۳۱۳؍ اصحاب میں شامل ہونے کی توفیق عطا ہوئی۔

ایک بار حضور کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ نے حضور سے آپؓ کے بارہ میں پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو حضور نے آپؓ کا نام و پتہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے۔

آپؓ کی وفات ۱۵؍مئی ۱۹۰۴ء کو ہوئی۔ وفات سے کچھ دیر پہلے آپؓ نے خواہش کرکے کھڑکی میں سے حضور کی زیارت کی۔ حضور ان ایام میں گورداسپور تشریف لے جایا کرتے تھے اور اُس کمرہ کے سامنے سے گزرتے تھے جہاں آپؓ بیمار پڑے تھے۔ جب حضور کو آپؓ کی خواہش کا علم ہوا تو فرمایا: "اگر وہ مجھ سے کہتے تو مَیں ضرور آتا"۔ حضور کو آپؓ کی وفات سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضور نے تحریر لکھنا بند کردی اور بیقراری سے ٹہلتے رہے۔ آپؓ کی وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضور کو الہاماً فرمایا: وہ بیچارہ فوت ہوگیا ہے۔

حضور علیہ السلام نے گورداسپور سے واپسی پر حضرت قاضی صاحبؓ کا جنازہ پڑھایا اور بہت لمبی دعا کی۔ بعد ازاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے فرمایا: پرانے آدمیوں کی ایسی ہی قدر ہوتی ہے۔

حضرت قاضی صاحبؓ بہت رقیق القلب اور منکسر المزاج تھے۔ چھوٹی عمر میں تہجد پڑھنا شروع کی اور تادم مرگ کبھی ناغہ نہ کیا۔

محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ

ماہنامہ "مصباح" ستمبر ۹۹ء میں مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی صاحبہ اپنی والدہ محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ جنوری ۱۹۲۰ء میں حضرت غلام حسین صاحبؓ سیالکوٹی کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے محلّہ میں ہی آپ کے خاندان میں متعدد اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقیم تھے۔ اپنے بزرگوں کی صحبت میں رہ کر آپ کے اندر بھی دعوت الی اللہ اور تقاریر کرنے کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ آپ کا شوق دیکھ کر حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب نے جماعتی دوروں میں آپ کو بھی لے جانا شروع کیا۔ آپ خواتین میں تقاریر کرتیں اور لجنہ کی تنظیم قائم کرتیں۔ چنانچہ آپ کو کئی جگہ لجنہ کی تنظیم قائم کرنے کی توفیق ملی۔

آپ نے میٹرک کے بعد قادیان میں دینیات کا تین سالہ کورس کیا۔ پھر سیالکوٹ آگئیں اور لجنہ اماء اللہ میں خدمت کا آغاز کردیا۔ شادی کے بعد سیالکوٹ کے نواحی علاقہ بوبک میں آگئیں۔ اس دوران سرینگر (کشمیر) میں لجنہ قائم کی اور وہاں کی پہلی صدر مقرر ہوئیں۔ ۵۱ء میں اپنے شوہر کے پاس قادیان چلی گئیں جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے اُنہیں ہسپتال کھولنے کے لئے بھیجا ہوا تھا۔ قادیان پہنچیں تو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو ہندوستان کی صدر لجنہ مقرر کردیا۔ یہ ذمہ داری آپ نے مئی ۵۵ء تک نبھائی جب حضورؓ کے ارشاد پر آپ کے شوہر ربوہ چلے آئے۔ ۶۴ء میں آپ ربوہ میں اپنے محلّہ کی صدر لجنہ مقرر ہوئیں اور سالہا سال یہ ذمہ داری نبھائی۔ لجنہ کے انتظام کے تحت کئی بار مختلف جماعتوں میں جاکر تربیتی کلاسز لگانے کی بھی توفیق پائی۔ ۸۵ء میں لندن آئیں تو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مختلف حلقہ جات میں تربیتی تقاریر کیں۔

آپ بہترین مقررہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے زمانہ کی عمدہ کھلاڑی بھی تھیں۔ بزرگوں کے پاس جاکر دعا کے لئے عرض کرنا آپ کا معمول تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹیاں دیں تو حضرت مصلح موعودؓ نے ہنس کر فرمایا: دیکھ لی تمہارے ڈاکٹر کی ڈاکٹری، اب میری ڈاکٹری دیکھنا۔ پھر حضورؓ نے ایک دوائی دیتے ہوئے فرمایا: اب انشاء اللہ بیٹا ہوگا اور ہوگا بھی خوبصورت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا ہی عطا فرمایا۔

۸؍دسمبر ۱۹۹۷ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

موئن جودڑو

موئن جودڑو سندھی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "مُردوں کا ٹیلہ"۔ اس کی دریافت سے قبل خیال تھا کہ اس خطہ میں آریہ قوم نے اعلیٰ تہذیب کی داغ بیل ڈالی۔ لیکن ۱۹۲۲ء میں آر جی بینرجی اور دوسرے ماہرین لاڑکانہ میں بدھ کے دَور کے ایک اسٹوپا کی تلاش میں سرگرداں تھے کہ انہیں ایک ایسی مہر ملی جس سے ملتی جلتی مہریں ہڑپہ (ضلع ساہیوال) میں دریافت ہوئی تھیں۔ چنانچہ ۱۹۲۲ء میں موئن جودڑو کی کھدائی کا کام شروع کردیا گیا جو وقفوں وقفوں سے مختلف ماہرین کی زیر نگرانی جاری رہا۔ اس بارہ میں ایک مختصر مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳؍ستمبر ۹۹ء میں مکرم الیاس احمد وقار صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

وادی سندھ کی یہ تہذیب اڑھائی ہزار سال قبل مسیح میں اپنے جوبن پر تھی اور ڈیڑھ ہزار سال قبل مسیح سے زوال کا شکار ہوتی چلی گئی۔ یہ شہر ۳۵ سے ۵۰ ہزار افراد پر مشتمل ایک ترقی یافتہ اور پُرامن شہر تھا۔ ان لوگوں کے بارہ میں زیادہ معلومات اس لئے حاصل نہیں ہوسکیں کیونکہ اِن کی زبان ابھی تک پڑھی نہیں جاسکی۔ تاہم سر جان مارشل نے یہاں سے ملنے والے ڈھانچوں پر تحقیق کے بعد رائے قائم کی ہے کہ یہ لوگ کسی ایک نسل سے تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ آسٹریلوی، ہسپانوی اور منگول تھے۔ یہاں سے ۳۰۰ کے قریب عمارات دریافت ہوئی ہیں جن میں کچی و پکی اینٹیں لگائی گئی ہیں۔ عام مکانات دو کمروں پر مشتمل ہیں۔ لیکن کئی کمروں والے اور دو منزلہ مکانات بھی دریافت ہوئے ہیں جن میں غسلخانہ، باورچی خانہ اور صحن کی سہولتیں موجود ہیں۔ کچھ عمارتیں وسیع و عریض ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ اعلیٰ تعمیراتی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ یہاں کی بنیادی علامت اسٹوپا (بدھ مذہب کی عبادتگاہ) ہے۔

یہاں کے لوگ صفائی کے پابند تھے چنانچہ یہاں بکثرت غسل خانے اور بڑا حمام بھی ملتے ہیں۔ شہری منصوبہ بندی اتنی عروج پر تھی کہ اُن کی سڑکیں اور گلیاں پختہ ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ آجکل میں بنائی گئی ہیں۔ نکاسی آب کا بہترین نظام رائج تھا۔ گلی کے دونوں طرف نالیاں تھیں جنہیں سلوں سے ڈھانپا گیا تھا۔ گھروں کا گندا پانی ایک حوض میں جمع ہوتا تھا جہاں کثافتیں نیچے بیٹھ جاتی تھیں اور نسبتاً صاف پانی نالیوں سے بہہ کر گزرتا تھا۔ یہ نالیاں شہر سے باہر جاکر ختم ہوجاتی تھیں۔

یہ لوگ فن تعمیرات کے ماہر اور صنعت و حرفت کے عمدہ کاریگر تھے۔ یہاں دو طبقات آباد تھے۔ بڑا طبقہ اجرک نما چادر اوڑھتا تھا اور شہر کے اندر (قلعہ بند) رہتا تھا۔ کم رتبہ والا طبقہ کمر سے نیچے ایک کپڑا باندھتے تھے اور قلعہ سے باہر رہتے تھے۔ تجارت اُن کا عام پیشہ تھا اور موئن جودڑو کپاس کی تجارت کا اہم مرکز تھا۔ عورتیں زیورات کی شوقین تھیں اور سونے، چاندی کے علاوہ قیمتی پتھر، سیپ اور ہاتھی دانت کے زیور استعمال ہوتے تھے۔ لوگ دیوی ماتا کے پجاری تھے جس کی کئی مورتیاں دریافت ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ پتھروں، جانوروں اور درختوں کی پوجا بھی کی جاتی تھی۔

ڈاکٹر وہیلر کے مطابق بیرونی حملہ آوروں نے اس تہذیب کو تخت و تاراج کیا۔ چنانچہ بعض ڈھانچوں پر تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اُنہیں بھاگتے ہوئے قتل کیا گیا ہے۔ بعض ماہرین نے وبائی امراض اور بے یقینی موسم کو تباہی کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ اگست ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم طاہر عارف صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

اِک بار مانگتا ہوں مجھے بار بار دے
ہاں! بے شمار دے تُو مجھے بے شمار دے
مَیں بھی عجیب شخص ہوں تو بھی عجب سخی
دورِ خزاں میں رونق جشن بہار دے
آئیں وہ گھر کو خیر سے اور شان و آن سے
فتح مبین اے مرے پروردگار دے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

21/08/2000 – 27/08/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 21st August 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.82, Final Pt
With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.413®
With Hadhrat Khalifatul MasihIV
02.20 Documentary:
03.00 Urdu Class: Lesson No.405®
04.25 Learning Chinese: Lesson No.179 ®
04.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat.
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.39
Produceed by MTA Pakistan
07.05 Dars ul Quran No. 18
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.413 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.405 ®
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon
with Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.75
13.10 Rencontre Avec Les Francophones
Mulaqat: Rec:14.08.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.146
16.20 Children's Corner: Lesson No.84, Part 1
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.15 Urdu Class: Lesson No. 406
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.414
Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.25 Turkish Programme: Various Items
Hosted by Dr Abdul Ghaffar Sahib
20.55 Rencontre Avec Les Francophones
Mulaqat: Rec.14.08.00 ®
22.00 Islamic Teachings:
Host: Ch. Zafrullah Khan Tahir Sahib
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.146 ®
23.30 Learning Norwegian: Lesson No.75 ®

Tuesday 22nd August 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Lesson No.84, Part 1®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.414
02.10 MTA Sports: Kabaddi Semi Final
Rabwah Vs Gujranwala
02.50 Urdu Class: Lesson No.406 ®
04.20 Learning Norwegian: Lesson No.75 ®
04.55 Rencontre Avec Les Francophones
Mulaqat: Rec.14.08.00®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: Lesson No.84, Part 1 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.17.12.99
With Pushto Translation
07.50 Pushto Muzakhra
08.05 Islamic Teachings: Rohani Khazain ®
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.414®
09.50 Urdu Class: Lesson No.406 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4
13.05 Bengali Mulaqat: Rec:15.08.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.118
16.05 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®
16.30 Children's Corner: Quran Pronunciation
Class, Lesson No.4
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.15 Urdu Class: Lesson No.407
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No 415
20.45 MTA Norway: 'Jesus in India' – Part 9
21.05 Bengali Mulaqat: Rec:15.08.00 ®
22.05 Hamari Kaenat : Part 56
Topic: The two hemispheres
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.118 ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®

Wednesday 23rd August 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.415 ®
02.05 Bengali Mulaqat: Rec.15.08.00 ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.407 ®
04.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.118 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05 Swahili Programme:
Topic: Kasoof o Khasoof
08.00 Hamari Kaenat: No.56 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.415 ®
09.30 Urdu Class: Lesson No.407 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.10
13.05 Atfal Mulaqat: Rec: 16.08.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.119
16.15 Urdu Asbaaq: Lesson No.10 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.408
19.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.416
20.40 French Programme: Problems Des Temps
Modernes: Production MTA France.
21.10 Atfal Mulaqat: Rec.16.08.00®
22.10 Lajna Magazine: Perahan
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.119®
23.30 Urdu Asbaaq: Lesson No.10 ®

Thursday 24th August 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta ®
01.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.416 ®
02.10 Atfal Mulaqat: Rec.16.08.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.408 ®
04.30 Urdu Asbaq: Lesson No.10 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.119 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta ®
07.10 Sindhi Programme: F/S Rec.19.02.99
With Sindhi Translation
08.10 Lajna Magazine: Perahan
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.416 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.408 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.55 ®
12.55 Liqaa Ma'al Arab(New): Rec.17.08.00
13.55 Bengali Service: F/Sermon Rec: 15.04.94
With Bangali Translation
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.146
16.10 Children's Corner: Quran Pronunciation
Class, Lesson No.5
16.30 Children's Corner: Waqf-e-nau Prog.
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars-e- Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.409
19.40 Liqaa Ma'al Arab: Rec.17.08.00 ®
20.40 MTA Lifestyle: Al Maidah
Presentation of MTA Pakistan
21.00 Tabarukaat: Speech by Maulana
Abul-Ata Sahib. J/S 1961
21.65 Quiz History Of Ahmadiyyat No.51
Host: Faheem Ahmad Khan Sahib
22.35 Homeopathy Class: Lesson No.147 ®
23.40 Learning Arabic: Lesson No.55 ®

Friday 25TH August 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Rec.17.08.00 ®
02.05 Tabarukaat: Speech Jalsa Salana 1961 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.409 ®
04.05 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.30 Learning Arabic: Lesson No.55 ®
04.45 Homeopathy Class: Lesson No.147 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.51 ®
07.50 Siraiky Programme: Friday Sermon
With Siraiky Translation
08.40 Liqa Ma'al Arab: Rec.17.08.00 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.409 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat,....
11.30 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Nazm, Darood Shareef
13.0 Friday Sermon
14.0 Documentary:
14.25 Majlis -e –Irfan : Rec.18.08.00
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30 Friday Sermon: ®
16.30 Children's Corner: With Naseem Mehdi Sb
Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.410
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.417
20.45 MTA Belgium: Children's Class
Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20 Documentary: ®
21.40 Friday Sermon : ®
22.50 Majlis -e –Irfan : Rec.18.08.00 ®

Saturday 26TH August 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.26, Part 2 ®
Produced by MTA Canada
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.417 ®
02.10 Friday Sermon: Rec.25.08.00®
03.10 Urdu Class: Lesson No. 410 ®
04.25 Computers for Everyone: Part 62
05.00 Majlis -e –Irfan : Rec.18.08.00 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.26, Part 2 ®
Produced by MTA Canada
07.30 MTA Mauritius: Classe des enfants
08.10 Documentary:
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.417 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.410 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.40
12.55 German Mulaqat: Rec:19.08.00
Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.55 Bengali Service: Various Items
14.55 Quiz: Khutabat-e-Imam
15.30 MTA Variety: Entertainment Programme
Produced by MTA Pakistan
15.55 Children's Class: With Huzoor
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.411
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.418
20.50 Arabic Programme: Various Items
21.25 Children's Class: ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.25 MTA Variety: Entertainment Programme®
22.40 German Mulaqat: Rec.19.08.00 ®

Sunday 27th August 2000

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutabat e Imam
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.418 ®
02.10 Canadian Horizons:
03.10 Urdu Class: Lesson No.411 ®
04.30 Learning Danish: Lesson No.40 ®
05.00 Children's Class: With Hazoor ®
06.05 Tilawat, News, Preview
Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.30 German Mulaqat: Rec.19.08.00®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.418 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.411 ®
Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.45 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.180
With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat: Young Lajna:Rec.20.08.00
14.10 Bengali Service: Various Programmes
15.10 Friday Sermon: Rec.25.08.00
16.30 Childrens' Class: No.85, Final Part
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.412
Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.419
20.35 Albanian Prog: Host Zakaria Khan Sb.
Question and Answer Session
21.05 Dars ul Quran: Lesson No.19
22.55 Mulaqat: Young Lajna ® Rec:20.08.00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, August 18, 2000 Issue No. 33

آپ احمدیت کے سپاہی ہیں ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں

پیچھے چھوڑی ہوئی ان بلندیوں پر نظر رکھیں جن کو آپ نے سر کر لیا تھا اور ان پر بھی نظر رکھیں جن کو ابھی آپ نے سر کرنا ہے

اس سال کا جلسہ بہت عظیم جلسہ ہو گا۔

میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں ۔ آپ کو چاہئے کہ آپ بھی میری طرح ہر لمحہ دعاؤں میں گزاریں

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے انتظامات کے معائنہ کے موقعہ پر رضاکاران سے ولولہ انگیز خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: بشیر الدین سامی)

(اسلام آباد ۔ ٹلفورڈ ۔۲۳؍جولائی):
جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کی تقریب مورخہ ۲۳؍جولائی بروز اتوار شام ۵ بجے اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوئی۔ جونہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں ورود فرما ہوئے مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ برطانیہ ، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد افسر جلسہ گاہ اور مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے آپ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور جلسہ گاہ مردانہ اور زنانہ کی بڑی مارکیز کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جلسہ گاہ کی یہ مارکیز ہالینڈ سے منگوائی گئی تھیں۔ ان مارکیز کو لگانا ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ اگرچہ اس کے لئے متعلقہ کمپنی کے ٹیکنیشن موجود تھے لیکن اس کی Flooring، فریم ورک، Side Panelling اور Roofing کے لئے تجربہ کار لیبر کی ضرورت تھی ۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جرمنی سے ۱۶ خدام آئے تھے جنہوں نے یوکے کے خدام کو اس کام کی تربیت دی اور مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے ۱۶۰ خدام نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ابراہیم نونن صاحب کی نگرانی میں یہ اہم کام سرانجام دیا۔ ان خدام نے باری باری روزانہ بارہ بارہ گھنٹے مسلسل کام کر کے ڈھائی دن میں سارے کام کو فنی اعتبار سے احسن رنگ میں مکمل کیا۔ جلسہ گاہ مردانہ کی مارکی 80x40 میٹرز اور زنانہ جلسہ گاہ کی مارکی 85x32 میٹرز کی تھی۔ مہمانوں کی متوقع کثرت کی وجہ سے ان کا سائز گزشتہ جلسہ سالانہ کی مارکیز سے کہیں زیادہ رکھا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کی مارکیاں لگانے کا انتظام مکرم مرزا مجیب احمد صاحب، نائب افسر جلسہ گاہ کی نگرانی میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ ٹینس کورٹ میں تشریف لائے جہاں جلسہ کے جملہ رضاکاران اپنے اپنے شعبہ کے ناظم کے پیچھے بڑی تنظیم کے ساتھ ایستادہ تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ اور جلسہ گاہ کے افسران اور ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر سٹیج پر تشریف لائے ۔ مکرم منیر عودہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد ۔ مؤرخ احمدیت

پاکستان میں ملاؤں کے بھیس میں امریکی ایجنٹ

روزنامہ "دن" لاہور (۵؍مئی ۲۰۰۰ء صفحہ ۶) کے کالم نویس حافظ شفیق الرحمٰن کے قلم سے:

"امریکہ نوازی اور مغرب پرستی کا طوفان عام شہریوں کے جیب داماں کے ساتھ ساتھ علماء و ذاکرین کی قباؤں کی دھجیوں اور عماموں کے تاروں کو بھی کب کا بہا کر لے جا چکا ہے .... ڈھونڈھ انہیں اب چراغ رخ زیبا لے کر...... یہ عالم ، یہ مولوی، یہ ذاکر، یہ مجتہد، یہ خطیب، یہ ناظم ، یہ مہتمم ، یہ صاحبزادے ، یہ پیرزادے کسی منہ سے امریکی و مغربی سفارت خانوں کے سامنے جا کر صداء احتجاج بلند کریں۔ پرانے زمانے کے بادشاہ اور دانشوروں کا منہ بند کروانے کے لئے اس اشرفیوں سے بھر دیتے تھے اور آج کے زمانے میں امریکہ و مغرب کے سفارت کاروں نے دینی رہنماؤں (الا ماشاء اللہ) کے منہ ویزوں اور ڈالروں سے بھرنے کے بعد ان کے ہونٹ سی دئے ہیں .... کوئی ویرانی سی ویرانی ہے ....

لہذا ان منہ بند عالموں اور جامعات کے لب بستہ مدار المہاموں کے لئے مشکل ہے کہ وہ اپنے ان محسنوں کے خلاف حرف شکایت زبان پر لائیں جنہوں نے ان کے بیٹوں، بھتیجوں اور بھانجوں کو پانچ پانچ سال کے لئے ملٹی پل ویزے لگا کر "جنت شداد" کی سیاحت کے ارزاں مواقع فراہم کئے ہیں۔

ماضی گواہ ہے کہ ایسے موضوعات پر عمومی طور پر علمائے کرام کی جانب سے سب سے پہلے احتجاج کی صدا بلند کی جاتی رہی ہے لیکن اب صورتحال قدرے تبدیل شدہ دکھائی دیتی ہے ۔ یہ ایک آفاقی سچ ہے کہ برصغیر کے علمائے کرام سامراج دشمن رائے عامہ ہموار کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آج اگر پاکستان میں عالمی دہشت گرد امریکہ کے خلاف عوامی سطح پر شدید قسم کا غم و غصہ اور نفرت وحقارت پائی جاتی ہے تو اس کی "تخلیق وترویج" کا سہرا بھی چند فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول قسم کے علمائے حق کے سر ہی بندھتا ہے۔ اگر علمائے حق مغرب پرستی اور امریکہ نوازی کے بپھرے ہوئے اس بدلگام سیلاب کے سامنے بند نہ باندھتے تو اس سیلاب کی سرکش موجوں کی روانی اور بے قابو و بیباک لہروں کا بہاؤ ہمہ شما کو خشک تنکوں کی طرح کب کا بہا کر لے جا چکا ہوتا۔ اس سیلاب بلاخیز میں بھی فولادی چٹانوں کی طرح ڈٹے ہوئے یہ جن علمائے حق کا ذکر کیا جا رہا ہے ان کا تعلق متوسط طبقات میں سے ہے وگرنہ بڑے بڑے مدارس کے اکثر مہتمم علماء کے صاحبزادگان امریکہ کے پانچ پانچ سال کے ملٹی پل ویزوں پر ڈالروں کی چراگاہوں میں دنیائے دنی کا چارہ تناول فرمانے میں مصروف ہیں۔

ایک ثقہ راوی کے مطابق امریکی و مغربی سفارتکار نامی گرامی علماء کے پاسپورٹوں پر ترجیحی بنیادوں پر ویزوں کی مہریں ثبت کرتے ہیں۔ ادھر ان کے پاسپورٹ پر امریکی ویزے کی مہر ثبت ہوتی ہے ادھر ان علماء کی استعمار دشمنی کے غبارے میں سے ہوا نکل جاتی ہے۔ بسا اوقات گماں گزرتا ہے کہ مغربی اور امریکی ویزوں کا حصول ان جید اور ممتاز علمائے کرام کے تمام تر زہد و اتقاء اور علم و فضل کا مرکز و محور بن چکا ہے ۔ وہ اپنی تمام تر دینداری ، عمامہ و دستار، محراب و منبر اور عباء و قباء کو درپردہ امریکی و مغربی سفارتکاروں کے ہاں رہن رکھ چکے ہیں۔ اگلے وقتوں میں خمریاتی شاعری میں پایا جانے والا "شیخ ریاکار" جس طرح درپردہ مے فروش کے ہاں اپنی دستار فضیلت گروی رکھ کر شراب حاصل کر لیا کرتا تھا اسی طرح آج کے خطیبان شہر، فقیہان عصر، مجتہدین عظام ، ذاکرین کرام اور علمائے ذی احتشام نے اپنی "تسبیح و سجادہ" کو مغربی و امریکی ویزوں کے عوض "سرمہ مفتِ نظر" بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس "سرمہ مفت نظر" کے خریدار سفارت کاروں کی آنکھیں اس "احسانِ عظیم" کے بار تلے جھکی ہوئی ہیں ۔ اب کچھ بھی ہو جائے ان بڑے بڑے مدرسوں کے ناظمین اور مہتممین کی بلا سے۔

توہین رسالت کا معاملہ ہو یا امریکی دفتر خارجہ کی اہانت آمیز رپورٹ، یہ علماء اپنی دکانداریاں قائم رکھنے کے لئے صرف زبانی کلامی احتجاج کرتے ہیں اور جو جتنے زیادہ بڑے عالم ہونے کے دعویدار ہیں ان کی خاموشی اتنی ہی زیادہ ہولناک، عمیق، مہیب اور سنگین ہے۔ ایک طرف ان لوگوں کا یہ عالم ہے کہ یہ اپنے اپنے سیاسی مربیوں اور محسنوں کے جلسوں اور جلوسوں کو بھرنے کے لئے اپنے اپنے مدارس میں زیر تعلیم معصوم طلباء کی فوج ظفر موج لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ آج بھی محترمہ کلثوم نواز کی ہفت روزہ مجلس کی ۵۰ فیصد رونق لاہور کے ایک بڑے دینی مدرسے کے طالبعلموں کی مرہون منت ہے ۔ محترمہ کلثوم نواز کے اجتماعات کی رونق بڑھانے والے صاحبزادے یہ کیوں بھول چکے ہیں کہ ان کے جدّ امجد کے آستانے پر وقت کے گورنر جنرل، صدر، چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور وزیر اعظم سر تسلیم خم کئے حاضر ہوتے تھے اور کہاں یہ صاحبزادگان ہیں کہ ناجائز دولت کی پیداوار ایک سیاست کار کی دہلیز پر اپنے "طرہ پر پیچ وخم" کے تمام پیچ وخم نچھاور کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ سچ کہا تھا مرشد اقبال نے کہ عقابوں کے نشیمنوں پر کوّوں نے اپنا اجارہ قائم کر لیا ہے۔ یہ صاحبزادے یہ ذلت وخواری صرف اس لئے برداشت کر رہے ہیں کہ ان میں سے کوئی آنے والے کل میں بیت المال کا چیئرمین بننا چاہتا ہے اور کوئی ڈپٹی میئر۔ کوئی ایم پی اے بن کر وزارت اوقاف کی لیلیٰ کو اپنے محمل تصرف میں لانا چاہتا ہے"۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔